Educational and literally Bulletin

SINCE: 2001 WITH POSITIVE VALUES

TAMIR -E- SIASAT تعمیر سیاست

Editor in chief :Quazi Makhdoom 9270574444 Tameerurdu@gmail.com ایڈیٹران چیف:قاضی مخدوم

RNI.NO.MAHURD/2017/72712 / Vol:09 / Issue : 232 Saturday 29th August 2026 / Rs.2 / Pages: 4 / www.dailytameer.com / جلد نمبر ۹، شمارہ نمبر ۲۳۲، مورخہ ۲۹؍اگست ۲۰۲۶ء، بروز سنیچر، ۱۵؍ربیع الاول ۱۴۴۸ھ، قیمت ۲ روپے، صفحات: ۴

بھارت نے عالمی یونیورسٹی رینکنگ میں نمایاں کامیابی حاصل کرلی

54 بھارتی ادارے عالمی فہرست میں جامعہ ملیہ اسلامیہ کی کارکردگی بھی قابلِ ذکر

نئی دہلی:ایجنسی : بھارت کے تعلیمی شعبے میں حالیہ عرصے کے دوران ہونے والی نمایاں پیش رفت ملک کے تعلیمی نظام کے بڑھتے ہوئے معیار اور عالمی سطح پر اس کی مضبوط ہوتی ہوئی شناخت کی عکاسی کرتی ہے۔ کیو ایس ورلڈ یونیورسٹی رینکنگز 2026 میں بھارت نے اب تک کی اپنی بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ رینکنگ میں بھارت کے 54 تعلیمی اداروں نے جگہ بنائی ہے، جو جرمنی اور جاپان جیسے ترقی یافتہ ممالک سے بھی زیادہ ہے۔ اس کے نتیجے میں بھارت امریکہ، برطانیہ اور چین کے بعد دنیا میں چوتھی سب سے زیادہ نمائندگی رکھنے والا ملک بن گیا ہے۔ آئی آئی ٹی دہلی نے پہلی مرتبہ عالمی ٹاپ 125 میں جگہ بناتے ہوئے 123 واں مقام حاصل کیا ہے۔ اس کے علاوہ آٹھ نئے بھارتی ادارے پہلی مرتبہ اس عالمی فہرست میں شامل ہوئے، جبکہ تقریباً 48 فیصد بھارتی یونیورسٹیوں نے گزشتہ رینکنگ کے مقابلے میں اپنی پوزیشن بہتر بنائی۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کی کارکردگی؛ بھارتی اعلیٰ تعلیم کا روشن باب بھارت کی ان تعلیمی کامیابیوں میں جامعہ ملیہ اسلامیہ، نئی دہلی کی حالیہ عالمی رینکنگ میں نمایاں کارکردگی بھی خصوصی توجہ کی مستحق ہے۔ کیو ایس ایشیا یونیورسٹی رینکنگز 2026 کے مطابق جامعہ ملیہ اسلامیہ نے ایشیا کی بہترین جامعات میں 110 واں مقام حاصل کیا، جبکہ جنوبی ایشیا کی سطح پر اسے 12 ویں پوزیشن دی گئی۔ یہ درجہ بندی کیو ایس کی جانب سے جاری کردہ سرکاری نتائج میں درج ہے اور جامعہ کی تدریس، تحقیق، علمی اثرات اور بین الاقوامی روابط میں مسلسل پیش رفت کی تصدیق کرتی ہے۔ جامعہ نے تدریس، تحقیق، اختراع اور عالمی تعلیمی روابط کے شعبوں میں اپنی شناخت مزید مستحکم کی ہے۔ اس کی حالیہ رینکنگ اس امر کی بھی عکاسی کرتی ہے کہ جامعہ ملیہ اسلامیہ نہ صرف بھارت کے ممتاز تعلیمی اداروں میں شامل ہے بلکہ ایشیائی سطح پر بھی اپنی مؤثر موجودگی برقرار رکھتی ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ کا سفر اس امر کی اہم مثال ہے کہ بھارت کے قدیم اور معروف تعلیمی ادارے بھی بدلتے ہوئے عالمی تقاضوں سے ہم آہنگ ہوتے ہوئے تحقیق، ٹیکنالوجی اور معیاری تعلیم پر توجہ مرکوز کرکے عالمی سطح پر اپنی پوزیشن مضبوط کررہے ہیں۔ اسکولی تعلیم میں پنجاب سرفہرست اسکولی تعلیم کے شعبے میں بھی اہم پیش رفت سامنے آئی ہے۔ نیتی آیوگ کے اسکول ایجوکیشن کوالٹی انڈیکس 2026 میں پنجاب نے پہلی پوزیشن حاصل کی ہے۔ قابلِ ذکر امر یہ ہے کہ 2020 میں پنجاب 27 ویں مقام پر تھا، تاہم اب وہ ملک کی سرفہرست ریاست بن چکا ہے۔ ریاست میں طلبہ کے سیکھنے کے نتائج، بنیادی ڈھانچے، اساتذہ کی معاونت اور ڈیجیٹل لرننگ کے شعبوں میں نمایاں بہتری ریکارڈ کی گئی ہے۔ سات بھارتی اسکول ورلڈز بیسٹ اسکول پرائز کی شارٹ لسٹ میں شامل عالمی سطح پر بھارتی اسکولوں نے بھی نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کیا ہے۔ ورلڈز بیسٹ اسکول پرائزز 2026 کی شارٹ لسٹ میں سات بھارتی اسکول شامل ہوئے ہیں۔ ایوارڈز کی تاریخ میں پہلی ایوارڈز کی تاریخ میں پہلی مرتبہ کسی ایک ملک کے اتنے زیادہ اسکول ایک ہی سال شارٹ لسٹ ہوئے ہیں۔ فاتحین کا اعلان نومبر میں کیا جائے گا۔ تعلیمی بجٹ میں بھی نمایاں اضافہ مرکزی بجٹ 2026-27 میں تعلیم کے لیے مختص رقم میں بھی نمایاں اضافہ کیا گیا ہے۔ وزارتِ تعلیم کے بجٹ میں 8.27 فیصد اضافہ کرتے ہوئے اسے 1,39,289 کروڑ روپے کر دیا گیا ہے۔ اسکولی تعلیم کے لیے اب تک کی سب سے زیادہ رقم مختص کی گئی ہے۔ لڑکیوں کے ہاسٹلز، مصنوعی ذہانت (AI) لیبز اور یونیورسٹی ٹاؤن شپ جیسے منصوبوں پر بھی خصوصی توجہ دی گئی ہے۔ اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں مسلسل توسیع بھارت میں اعلیٰ تعلیم کا مجموعی اندراج تناسب تقریباً 30 فیصد تک پہنچ چکا ہے، جبکہ ملک میں یونیورسٹیوں کی تعداد 1200 سے تجاوز کر گئی ہے۔ ڈیجیٹل تعلیمی پلیٹ فارمز دکشا (DIKSHA) اور سویم (SWAYAM) کے ذریعے کروڑوں طلبہ آن لائن تعلیم حاصل کر رہے ہیں۔ اسکولوں میں انٹرنیٹ کنیکٹیویٹی بھی 67 فیصد سے زیادہ ہوچکی ہے، جو ڈیجیٹل تعلیم کے فروغ کی جانب ایک اہم پیش رفت ہے۔ تعلیم؛ قومی ترقی کا بنیادی ستون بھارت کی تعلیمی ترقی سے متعلق یہ اعداد و شمار اس امر کی عکاسی کرتے ہیں کہ ملک تعلیم کو قومی ترقی کا بنیادی ستون بنانے کی سمت میں آگے بڑھ رہا ہے۔ تعلیمی رسائی میں اضافے سے لے کر معیارِ تعلیم، تحقیق، ٹیکنالوجی اور عالمی مسابقت تک، بھارتی تعلیمی نظام ایک اہم تبدیلی کے مرحلے سے گزر رہا ہے۔ جامعہ ملیہ اسلامیہ جیسے اداروں کی کامیابیاں اس سفر کو مزید تقویت فراہم کرتی ہیں، جہاں روایتی تعلیمی اقدار کے ساتھ جدید تحقیق اور عالمی معیار کی تعلیم کے فروغ کے لیے مسلسل کوششیں جاری ہیں۔

اردو میڈیم کے طلبہ کے لیے بڑا موقع!

اب گروکل ٹیلنٹ سرچ امتحان اردو میڈیم میں بھی ضلع کوآرڈینیٹر عثمان خان کی خصوصی کاوش

بیڑ (نامہ نگار): طلبہ کی ذہنی صلاحیتوں کو جلا بخشنے اور ان میں مسابقتی جذبہ پیدا کرنے کے مقصد سے گروکل ایجوکیشن سوسائٹی، کولہاپور کی جانب سے ریاستی سطح پر 'گروکل پرگیہ شودھ امتحان (G.T.S.)' کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ اس سال کی خصوصی بات یہ ہے کہ یہ امتحان اردو اور سیمی انگلش میڈیم کی جماعت اول تا ہشتم کے طلبہ کے لیے بھی منعقد کیا جائے گا۔ ضلع کوآرڈینیٹر عثمان خان نے اردو میڈیم کے طلبہ سے بڑی تعداد میں اس امتحان میں شرکت کی اپیل کی ہے۔ یہ ریاستی سطح کا امتحان اتوار، 24 جنوری 2027ء کو منعقد ہوگا۔ امتحان کا بنیادی مقصد طلبہ میں اسکولی سطح ہی سے مسابقتی امتحانات کے تئیں دلچسپی پیدا کرنا، ان کے علم و ذہانت کو جانچنا اور باصلاحیت طلبہ کی حوصلہ افزائی کرنا ہے۔ تعلقہ سطح پر ہر جماعت کے 10 نمایاں طلبہ کو انعامات گروکل پرگیہ شودھ امتحان میں تعلقہ سطح پر ہر جماعت کے 10 بہترین طلبہ کو انعامات سے نوازا جائے گا۔ پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو گولڈ میڈل، دوسری پوزیشن پر سلور میڈل اور تیسری پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو برونز میڈل دیا جائے گا، جبکہ دیگر نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کو بھی انعامات دے کر ان کی حوصلہ افزائی کی جائے گی۔ ضلع سطح پر نقد انعامات کے ساتھ ٹرافی ضلع سطح پر نمایاں کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والے طلبہ کے لیے بھی خصوصی انعامات کا اعلان کیا گیا ہے۔ ہر جماعت میں پہلی پوزیشن حاصل کرنے والے طالب علم کو 100,1 روپے، دوسری پوزیشن پر 000,1 روپے، تیسری پوزیشن پر 900 روپے، چوتھی پوزیشن پر 800 روپے اور پانچویں پوزیشن پر 700 روپے نقد انعام کے ساتھ ٹرافی دی جائے گی۔ ریاستی سطح پر ہزاروں روپے کے انعامات ریاستی سطح پر ہر جماعت کے پہلے تین باصلاحیت طلبہ کو بالترتیب 000,4 روپے، 000,3 روپے اور 000,2 روپے نقد انعامات کے ساتھ ٹرافی دی جائے گی۔ اس طرح یہ امتحان طلبہ کے لیے محض علم کی جانچ کا ذریعہ نہیں بلکہ ان کے مستقبل کی کامیاب راہ میں حوصلہ افزائی اور رہنمائی فراہم کرنے والا ایک اہم پلیٹ فارم ثابت ہوگا۔ نمایاں طلبہ کے لیے براہِ راست 'اسرو یاترا' کا موقع! اس امتحان کی سب سے بڑی کشش جماعت سوم تا ہشتم کے ریاستی سطح پر نمایاں کامیابی حاصل کرنے والے طلبہ کے لیے 'اسرو یاترا' کا موقع ہے۔ طلبہ کو ہندوستانی خلائی تحقیقاتی ادارے اسرو (ISRO) کے کام کاج کے بارے میں براہِ راست معلومات اور تجربہ حاصل ہو، اسی مقصد کے تحت یہ خصوصی موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ گزشتہ برسوں میں کامیاب 'اسرو یاترا' کی روایت کو اس سال بھی برقرار رکھا گیا ہے۔ منتظمین نے کہا کہ مسابقتی امتحانات کے ذریعے طلبہ کے علم کو صحیح سمت دی جائے تو مستقبل میں NDA، UPSC، IIT، JEE اور BITSAT جیسے اہم مسابقتی امتحانات میں کامیابی حاصل کرنے کے لیے اسکولی سطح ہی سے مضبوط بنیاد قائم کی جا سکتی ہے۔ اردو میڈیم کے طلبہ کو بھی ریاستی سطح کے پلیٹ فارم پر اپنی صلاحیتوں کا مظاہرہ کرنے کا موقع فراہم کیا جا رہا ہے۔ ضلع کوآرڈینیٹر عثمان خان نے والدین سے اپیل کی ہے کہ وہ اپنے بچوں کو اس امتحان میں ضرور شریک کریں اور 'علم، معیار اور کامیابی کی جانب ایک قدم' آگے بڑھائیں۔ انہوں نے کہا کہ اردو میڈیم کے طلبہ کے لیے یہ موقع ضائع کرنے کے قابل نہیں ہے۔ گروکل پرگیہ شودھ امتحان میں شرکت کریں اور اپنی صلاحیتوں کے بل پر 'اسرو یاترا' کا خواب شرمندۂ تعبیر کریں۔ ضلع کے اردو میڈیم اسکولوں کے اساتذہ اور باصلاحیت طلبہ مزید معلومات اور شرکت کے لیے ضلع کوآرڈینیٹر عثمان خان سے رابطہ کریں۔

رابطہ نمبر: 9423478406

ملّیہ ہائی اسکول دھارور میں سرپرست اساتذہ میٹنگ کا کامیاب انعقاد

دھارور (نامہ نگار) ہائی اسکول دھارور میں پانچویں جماعت کے طلبہ کے والدین و سرپرستوں کے لیے پیرنٹس ٹیچر میٹنگ پی ٹی ایم کا انعقاد کیا گیا جو نہایت کامیاب اور مفید رہا میٹنگ کے دوران اساتذہ نے طلبہ کی تعلیمی کارکردگی محنت اور پیش رفت سے سرپرستوں کو تفصیلی طور پر آگاہ کیا گیا ہر طالب علم کی الگ الگ فائل ٹیسٹ کے پرچے اور جوابی پرچے سرپرستوں کے سامنے پیش کیے گئے تاکہ انہیں بچوں کی تعلیمی صورتحال اور محنت سے آگاہی ہو سکے۔ سرپرستوں کی جانب سے پیش کیے گئے مشوروں اور تجاویز کو بھی غور سے سنا گیا اور انہیں قبول کرتے ہوئے اساتذہ نے یقین دلایا کہ مستقبل میں طلبہ کے تعلیمی معیار کو مزید بہتر بنانے کے لیے بھرپور کوشش جاری رکھی جائے گی۔ اساتذہ کی محنت اور طلبہ کی کارکردگی سے سرپرست حضرات نے اطمینان اور خوشی کا اظہار کیا۔ اس موقع پر سابقہ دہم جماعت کے کامیاب طلباء و طالبات کو سرٹیفکیٹ اور گل پیش کر کے ان کی حوصلہ افزائی کی گئی اور موجودہ سرپرستوں نے بھی کامیاب طلبہ کی حوصلہ افزائی کی اور طلبہ کی محنت کو سراہتے ہوئے انہیں مبارکباد پیش کی اور مستقبل کے لیے نیک خواہشات کا اظہار کیا اس پی ٹی ایم میٹنگ کے ذریعے اساتذہ اور سرپرستوں کے باہمی رابطے کو مضبوط بنانے کے ساتھ ساتھ طلبہ کی تعلیمی ترقی کے لیے مشترکہ کوششوں کا عزم بھی ظاہر کیا گیا

صحافی و نامور سماجی خدمت گار قاضی مجیب الرحمن عمرہ کے مبارک سفر پر روانہ ہو رہے ہیں اس موقع پر انہیں نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے مہاراشٹر اردو اکیڈمی کے چیرمین حسین اختر، مدیر تعمیر قاضی مخدوم، اقبال قریشی، عبدالہادی قادری و قاضی شاکر۔

سید نعیم الدین خطیب: رشتوں کا امین، محبت کا سفیر

قلم: سید فاروق احمد قادری
پٹن، ضلع اورنگ اباد

بعض رشتے صرف خون کے رشتے نہیں ہوتے بلکہ وقت، محبت، قربانی، خوشی اور آزمائشوں سے گزر کر ایسے مضبوط ہوجاتے ہیں کہ انسان انہیں اپنی زندگی کا لازمی حصہ سمجھنے لگتا ہے۔ میرے لیے میرے خالہ زاد بھائی اور سالے، سید نعیم الدین خطیب انعامدار، بھی ایسی ہی شخصیت ہیں۔

نعیم بھائی میرے لیے صرف ایک رشتہ دار نہیں بلکہ بچپن کے ساتھی، خوشیوں کے شریک، دکھ کے ساتھی اور زندگی کے کئی نشیب و فراز میں میرے ہم قدم رہے ہیں۔ بچپن سے لے کر آج تک ہماری رفاقت کا ایک طویل سفر ہے۔ ہم نے ایک ساتھ خوشیاں منائیں، ایک دوسرے کے گھر کے حالات دیکھے، کھیتوں میں محنت کی، کاروباری معاملات میں ایک دوسرے کا ہاتھ بٹایا اور زندگی کے مشکل ادوار میں ایک دوسرے کا سہارا بنے۔ اسی لیے ان کے بارے میں لکھتے ہوئے مجھے کسی سے معلومات لینے کی ضرورت نہیں، کیونکہ ان کی زندگی کا ایک بڑا حصہ میں نے خود ان کے ساتھ رہ کر اور اپنی آنکھوں سے دیکھ کر گزارا ہے۔

یہ تحریر محض کسی شخصیت کا تعارف نہیں بلکہ میرے لیے ماضی کی ایک ایسی امانت ہے جس میں بچپن کی خوشیاں، بھائیوں کی محبت، پٹن کے کھیت، دکان کی محفلیں اور زندگی کی تلخ و شیریں یادیں سب شامل ہیں۔

ایک باوقار اور علمی خاندان:

سید نعیم الدین خطیب کا تعلق ایک معزز، علمی، دینی اور روحانی خاندان سے ہے۔ ان کے بزرگ حضرت سید معیز الدین المعروف مولانا صاحب پٹن کی معروف درگاہ سے وابستہ بزرگ گزرے ہیں۔ ان کے دادا سید حفیظ الدین اپنے زمانے میں ضلع بیڑ کے معروف وکیل تھے، خصوصاً فوجداری مقدمات میں ان کی بڑی شہرت تھی۔ سید حفیظ الدین صاحب کے والد کا نام سید نظام الدین تھا۔ سید حفیظ الدین صاحب کے تین صاحبزادے تھے: سب سے بڑے سید یوسف الدین خطیب، ان کے بعد سید شفیع الدین خطیب اور ان سے چھوٹے ڈاکٹر مختار صاحب۔ ان کی دو صاحبزادیاں بھی تھیں۔ وقت کا سفر سب کو اپنے ساتھ لے گیا اور آج یہ تمام بزرگ اس دنیا سے رخصت ہو چکے ہیں، مگر ان کی یادیں آج بھی خاندان کے دلوں میں زندہ ہیں۔ سید شفیع الدین خطیب انعامدار کو مطالعے کا غیر معمولی شوق تھا۔ خاص طور پر اردو کے معروف جاسوسی ناول نگار ابنِ صفی کی "جاسوسی دنیا" کے ناول بڑے شوق سے خریدتے اور پڑھتے تھے۔ انہیں مہمان نوازی کا بہت شوق تھا۔ جب بھی مہمان آتا، مچھلی ضرور کھلاتے تھے کیونکہ مچھلی ان کی پسندیدہ غذا تھی۔ اس کے ساتھ دینی معلومات سے بھی انہیں خاص دلچسپی تھی۔ وہ پنج وقتہ نماز کی امامت فرماتے، جمعہ کا خطبہ دیتے اور عیدین کی نماز بھی پڑھاتے تھے۔ انہیں ویران مساجد کو آباد کرنے کا خاص شوق تھا۔ گھر کے سامنے کی مسجد اور اعلیٰ قلی و سادات محلے کی مسجد کو بھی انہوں نے آباد کیا۔ حضرت سید معیز الدین المعروف مولانا صاحب کی درگاہ کے خادم ہونے کی وجہ سے ان پر دینی اور روحانی ذمہ داریاں بھی تھیں، اسی لیے پٹن کے لوگ ان کا بہت احترام کرتے تھے۔ 17 فروری 1997ء کو وہ اپنے حقیقی خالق سے جا ملے۔ ان کی وفات کا اثر غیر معمولی تھا۔ پورا پٹن ان کے انتقال پر سوگوار ہوگیا اور دن بھر کاروبار بند رہے۔

نعیم بھائی کی پیدائش اور بچپن

اسی باوقار گھرانے میں 10 جنوری 1945ء کو ضلع بیڑ کے جونا بازار میں، اپنے دادا کی رہائش گاہ پر، سید نعیم الدین خطیب کی پیدائش ہوئی۔ وہ پانچ بہنوں کے درمیان اکلوتے بھائی اور سب سے بڑے تھے۔ ایک طرف پانچ بہنیں اور دوسری طرف گھر کا واحد بیٹا، جس کے کندھوں پر وقت کے ساتھ پورے خاندان کی ذمہ داریاں آنی تھیں۔ انہوں نے ان ذمہ داریوں کو کبھی بوجھ نہیں سمجھا بلکہ بڑے بھائی ہونے کا حق ادا کیا۔ بچپن کا زمانہ آج کے زمانے سے بہت مختلف تھا۔ سہولتیں کم تھیں، مگر دلوں میں محبت زیادہ تھی۔ خاندان کے بچے ایک دوسرے کے ساتھ پلتے بڑھتے تھے۔ خوشیاں مشترک ہوتیں اور غم بھی سب مل کر برداشت کرتے تھے۔ یہی وہ ماحول تھا جس نے نعیم بھائی کی شخصیت میں محبت، صلہ رحمی اور دوسروں کے کام آنے کا جذبہ پیدا کیا۔

تعلیم کا سفر

سید نعیم الدین خطیب کی ابتدائی تعلیم پیٹھ بیڑ اسکول سے ہوئی، جہاں انہوں نے درجہ اول سے چہارم تک تعلیم حاصل کی۔ اس دوران ان کے اساتذہ میں خادر علی مولوی صاحب، منیر خان صاحب اور گرام صاحب شامل تھے۔ اس کے بعد انہوں نے ڈھونڈاپورا اسکول میں پنجم سے ہفتم تک تعلیم حاصل کی۔ وہاں محمد علی صاحب، یعقوب علی صاحب اور حفیظ الدین صاحب جیسے اساتذہ سے تعلیم حاصل کی۔ بعدازاں انہوں نے ملٹی پرپز ہائی اسکول میں تعلیم حاصل کی، جہاں غلام محمد صاحب، موسیٰ صاحب، سلطان سلیم صاحب، سائنس کے قابل اساتذہ اور محمد حسین صاحب سے ریاضی کی تعلیم حاصل کی۔ خورشید صاحب کرافٹ ٹیچر تھے اور ڈرائنگ و دستکاری میں مہارت رکھتے تھے۔ 1961-62ء کے زمانے میں انہوں نے ملٹی پرپز ہائی اسکول میں امتیازی کامیابی حاصل کی اور ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر کالج، اورنگ آباد میں داخلہ لیا۔ اس زمانے میں بیڑ میں اعلیٰ تعلیم کے مواقع بہت محدود تھے، اس لیے یہ ان کی زندگی کا ایک اہم تعلیمی مرحلہ تھا۔ لیکن خاندان کے حالات آسان نہیں تھے۔ پٹن میں ان کے والد اور خاندان کی کچھ زمینیں تھیں اور گزارا زیادہ تر کھیتی باڑی سے ہوتا تھا۔ بارش ہمیشہ ساتھ نہیں دیتی تھی، فصل کا کوئی بھروسہ نہیں تھا اور آمدنی کے ذرائع محدود تھے۔

ہم جماعتوں کی دنیا اور نعیم بھائی کا مختلف راستہ

اس زمانے میں نعیم بھائی کے ساتھ پڑھنے والے کئی ساتھی اپنی اپنی زندگی میں آگے بڑھتے گئے۔ میرے بڑے بھائی سید سمیع قادری، ان سے چھوٹے سید ظفر قادری، ان سے چھوٹے سید صدیق قادری، ہمارے ماموں ظہور الدین خطیب اور ان کے دوستوں میں سکندر صاحب، اسلم چاوس غلام مصطفیٰ مسیح الدین فاروقی سامعین دین شیخ، محمود یونس عالم صدیقی، جو ریٹائرڈ پبلک سٹی افسر ہیں اور روشن گیٹ، اورنگ آباد کے ساکن آج بھی کبھی کبھار ملاقات کے لیے پٹن آیا کرتے ہیں۔

ان کے کئی ساتھی بعد میں اعلیٰ عہدوں پر فائز ہوئے۔ میرے بڑے بھائی سید سمیع قادری ملازمت میں آئے تو ریزرو بینک آف انڈیا میں مینیجر کے عہدے تک پہنچے۔ لیکن نعیم بھائی کی زندگی کا راستہ کچھ مختلف تھا۔ ان کے سامنے شروع ہی سے خاندان کی ذمہ داریاں تھیں چھ بہنوں میں اکلوتے بھائی ہونے کی وجہ سے انہیں اپنی تعلیم کے ساتھ گھر اور خاندان کی فکر بھی کرنا پڑتی تھی۔ معاشی حالات بھی ایسے نہیں تھے کہ وہ اپنی تعلیم اس طرح جاری رکھ سکتے جس طرح بعض ہم جماعتوں نے کی۔ (بقیہ صفحہ دیگر)

اسپورٹس کمپلیکس نوجوان کھلاڑیوں کو بین الاقوامی سطح پر شناخت دلانے میں اہم قدم ثابت ہوگا

نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے بارامتی علاقے میں مختلف ترقیاتی کاموں کا معائنہ کیا

بارامتی: نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار نے اس یقین کا اظہار کیا ہے کہ بارامتی کا ضلعی اسپورٹس کمپلیکس ریاست کے نوجوان کھلاڑیوں کو بین الاقوامی سطح پر اپنی شناخت بنانے کے لیے ایک اہم قدم ثابت ہوگا۔ انہوں نے جمعہ کی صبح بارامتی علاقے میں مختلف ترقیاتی کاموں کا براہ راست معائنہ کرکے ان کی پیش رفت کا جائزہ لیا۔ انہوں نے متعلقہ افسران اور اداروں کو ترقیاتی کام مقررہ مدت کے اندر منصوبہ بندی کے ساتھ اور معیاری طریقے سے مکمل کرنے کی ہدایت دی۔ سنیترہ پوار نے صبح 6 بجے ضلعی اسپورٹس کمپلیکس کی نئی عمارت کے تعمیراتی کام کا معائنہ کیا۔ 96.2 ایکڑ رقبے پر 34 کروڑ 67 لاکھ 7 ہزار 433 روپے کی لاگت سے تعمیر کیے جا رہے اس اسپورٹس کمپلیکس میں کھلاڑیوں کو جدید سہولتیں اور بہتر کھیل کا ماحول فراہم کیا جائے گا۔ اس کمپلیکس میں 28 کاروں اور 71 دو پہیہ گاڑیوں کے لیے پارکنگ، ویٹنگ ہال، دفتر، کانفرنس ہال، باکسنگ ہال، جمنازیم، زومبا و ایروبکس ہال کے علاوہ خواتین اور مردوں کے لیے الگ الگ تھراپی ایریا ہوں گے۔ اس کے علاوہ فٹ بال، ٹینس، بیڈمنٹن، والی بال، جوڈو، کشتی، کراٹے، ٹیبل ٹینس اور شوٹنگ رینج جیسی مختلف کھیلوں کی سہولتیں بھی دستیاب ہوں گی۔ مختلف کھیلوں کی سرگرمیوں اور مقابلوں کے انعقاد کے لیے ملٹی پرپز ہال بھی تعمیر کیا جائے گا۔ سنیترہ پوار نے کہا کہ بارامتی سمیت پورے پونے ضلع کے کھلاڑیوں کو مشق، تربیت اور مقابلوں کے لیے معیاری پلیٹ فارم فراہم کرنے کی سمت میں یہ اسپورٹس کمپلیکس اہم ثابت ہوگا۔ انہوں نے باقی ماندہ کام مقررہ مدت میں مکمل کرنے اور تعمیراتی کام کے معیار پر خصوصی توجہ دینے کی ہدایت دی۔ اس موقع پر بین الاقوامی کرکٹ مقابلے میں بہترین کارکردگی کا مظاہرہ کرنے والی نوجوان کھلاڑی کماری جانھوی ویرکر اور کبڈی کوچ دادا سوآوہاڈ کا نائب وزیر اعلیٰ سنیترہ اجیت پوار کے ہاتھوں استقبال کیا گیا۔ سنیترہ پوار نے زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی، بارامتی میں واقع 'ریشم کوش کیندر' کا بھی معائنہ کیا۔ انہوں نے ریشم کی پیداوار، ریشم پیدا کرنے والے کسانوں کو فراہم کی جانے والی سہولتوں اور مرکز کے ذریعے کیے جانے والے کاموں کی معلومات حاصل کیں۔ انہوں نے زرعی پیداوار مارکیٹ کمیٹی، بارامتی میں زیر تعمیر ایگری مال کا بھی معائنہ کیا اور منصوبے کی موجودہ صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے تعمیراتی کام میں تیزی لانے اور معیار برقرار رکھنے کی ہدایت دی۔ اسی طرح جلوچی واقع ذیلی بازار میں مارکیٹ کمیٹی کی زیر تعمیر عمارت کے کام کا بھی معائنہ کیا اور متعلقہ افسران سے کام کی پیش رفت اور تکمیل کی متوقع مدت کی معلومات حاصل کیں۔ مختلف ترقیاتی کاموں کے براہ راست جائزے کے دوران سنیترہ پوار نے زیر التوا کاموں کو فوری طور پر مکمل کرکے ان کے افتتاح کی تاریخ طے کرنے کی ہدایت بھی دی۔ انہوں نے متعلقہ محکموں کو باہمی تال میل کے ساتھ کام کرتے ہوئے ترقیاتی کاموں میں تیزی لانے اور شہریوں کو ان کا فائدہ جلد از جلد پہنچانے کی ہدایت دی۔

ذاکر قادر انعامدار کو سول انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری

ممبئی یونیورسٹی سے اسٹرکچرل انجینئرنگ کے شعبے میں نمایاں تحقیقی کامیابی

ذاکر قادر انعامدار کو سول انجینئرنگ میں پی ایچ ڈی کی ڈگری ممبئی یونیورسٹی سے اسٹرکچرل انجینئرنگ کے شعبے میں نمایاں تحقیقی کامیابی بیڑ: (نامہ نگار) انعامدار ذاکر قادر احمد نے ممبئی یونیورسٹی سے سول انجینئرنگ کے شعبے میں پی ایچ ڈی کی ڈگری کامیابی کے ساتھ حاصل کرکے اپنی علمی و تحقیقی صلاحیتوں کا نمایاں ثبوت پیش کیا ہے۔ ذاکر قادر انعامدار کے تحقیقی مقالے کا عنوان "Dynamic Response of Cable Stayed Super High Bridge With Damping System for Seismic Fragility Analysis" ہے۔ ان کی تحقیق کا بنیادی شعبہ اسٹرکچرل انجینئرنگ ہے، جس میں انہوں نے انتہائی طویل اسپین والے کیبل اسٹیڈ پلوں کے متحرک رویے، زلزلے کے دوران ان کی کارکردگی اور ساختی مضبوطی و سلامتی کا تفصیلی مطالعہ کیا ہے۔ یہ تحقیق زلزلہ خیز علاقوں میں تعمیر کیے جانے والے بلند و بالا اور طویل اسپین والے پلوں کی Seismic Fragility Analysis اور ان کی ساختی سلامتی کو بہتر بنانے کے حوالے سے اہمیت رکھتی ہے۔ خصوصاً Damping System کے استعمال کے ذریعے زلزلے کے اثرات کو کم کرنے اور پلوں کی پائیداری و استحکام میں اضافے کے امکانات کا جائزہ اس تحقیق کا اہم پہلو ہے۔ ذاکر قادر انعامدار نے یہ تحقیقی کام IIT ممبئی کے ڈاکٹر راجندر بی. نگر کی رہنمائی میں مکمل کیا۔ ڈاکٹر نگر Anjuman-I-Islam's Kalsekar Technical Campus، ممبئی میں پرنسپل کے طور پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ذاکر قادر انعامدار نے B.Tech (Civil Engineering)، M.Tech (Structural Engineering) کے بعد اب Ph.D (Civil Engineering) کی ڈگری حاصل کی ہے۔ وہ اس وقت Anjuman-I-Islam's Kalsekar Technical Campus، ممبئی میں Assistant Professor کے عہدے پر خدمات انجام دے رہے ہیں۔ ان کی اس نمایاں علمی و تحقیقی کامیابی پر ان کے والد انعامدار قادر احمد اور بھائی ڈاکٹر عامر انعامدار، Elite Care Hospital، بیڑ نے انہیں دلی مبارکباد پیش کی ہے۔ ذاکر قادر انعامدار کی اس کامیابی پر اہلِ خانہ، دوست احباب، اساتذہ اور تعلیمی و تحقیقی حلقوں کی جانب سے بھی مبارکباد کا سلسلہ جاری ہے۔ ان کی یہ کامیابی نہ صرف ان کے لیے بلکہ ان کے خاندان اور بیڑ کے لیے بھی باعثِ فخر ہے۔ توقع ہے کہ وہ اپنی علمی و تحقیقی صلاحیتوں کو بروئے کار لاتے ہوئے سول اور اسٹرکچرل انجینئرنگ کے شعبے میں مزید نمایاں خدمات انجام دیں گے۔

ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کی سبکدوشی پر خراجِ تحسین اور تہنیت

ویجاپور: نامہ نگار ڈاکٹر بابا صاحب امبیڈکر مراٹھواڑہ یونیورسٹی کے سابق ڈین اور مولانا آزاد کالج، روضہ باغ کے موجودہ پرنسپل ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی رواں ماہ کے اواخر میں طویل، مخلصانہ اور گراں قدر تعلیمی و انتظامی خدمات انجام دینے کے بعد ملازمت سے سبکدوش ہونے جا رہے ہیں۔ اس موقع پر ان کی بے لوث خدمات، خلوصِ نیت اور حسنِ انتظام کو خراجِ تحسین پیش کیا گیا۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی نے اپنے منصب کو محض ایک عہدہ نہیں بلکہ ایک امانت، ذمہ داری اور مقدس فریضہ سمجھ کر ادا کیا۔ بحیثیت ڈین انہوں نے علمی و تعلیمی امور کی سرپرستی کی، جبکہ بحیثیت پرنسپل ادارے کے نظم و نسق، تعلیمی معیار، اساتذہ کی رہنمائی اور طلبہ کی تربیت کے لیے اپنی صلاحیتوں اور تجربات کو بروئے کار لایا۔ ان کی شخصیت میں علم و فضل کے ساتھ انتظامی بصیرت، متانت، شائستگی، معاملہ فہمی اور فرض شناسی کی خوب صورت آمیزش رہی، جس نے ان کی شخصیت کو ممتاز اور ان کی خدمات کو یادگار بنایا۔ ان کے دورِ خدمت کی نمایاں خصوصیت یہ رہی کہ انہوں نے ادارے کے مفاد کو ہمیشہ ذاتی ترجیحات پر مقدم رکھا۔ مسائل کو تدبر و تحمل سے سننا، حالات کا باریک بینی سے جائزہ لینا اور مناسب وقت پر موزوں فیصلے کرنا ان کے طرزِ عمل کا نمایاں وصف رہا۔ ان کی علمی سرپرستی اور انتظامی بصیرت سے ادارے کو استحکام حاصل ہوا اور وابستگانِ ادارہ نے بھی ان کے وسیع تجربات سے استفادہ کیا۔ اس موقع پر کہا گیا کہ کسی ادارے کی تعمیر صرف عمارتوں، وسائل اور ضابطوں سے نہیں ہوتی بلکہ اسے سنوارنے والے اہلِ علم و بصیرت ہوتے ہیں، جو اپنی زندگی کا قیمتی سرمایہ ادارے کی ترقی اور سربلندی کے لیے وقف کرتے ہیں۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی بھی انہی اہلِ علم میں شامل ہیں جنہوں نے اپنے فرائض کو محض ملازمت نہیں بلکہ خدمت سمجھ کر انجام دیا۔ ان کے دورِ کار کی یادیں اور علمی و انتظامی خدمات ادارے کی تاریخ میں ایک قابلِ احترام باب کی حیثیت رکھیں گی۔ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کی سبکدوشی کے موقع پر انہیں صمیمِ قلب سے مبارکباد پیش کرتے ہوئے ان کی خدمات پر ہدیۂ تشکر و تحسین نذر کیا گیا۔ اس موقع پر اس امید کا اظہار بھی کیا گیا کہ ملازمت سے سبکدوشی خدمت کے اختتام کے بجائے زندگی کے ایک نئے مرحلے کا آغاز ثابت ہوگی، کیونکہ عہدہ انسان سے رخصت ہوتا ہے، لیکن نیک نامی، حسنِ کردار اور خدمت کے نقوش ہمیشہ باقی رہتے ہیں۔ آخر میں منتظمین کی جانب سے دعا کی گئی کہ اللہ تعالیٰ ڈاکٹر مظہر احمد فاروقی کی گزشتہ خدمات کو شرفِ قبولیت عطا فرمائے، ان کے علم و تجربے کو آئندہ نسلوں کے لیے نفع بخش بنائے اور انہیں صحت و عافیت، سکون و اطمینان، عزت و وقار کے ساتھ طویل عمر عطا فرمائے۔ ان کی زندگی کے آئندہ ایام کو آسودگی، شادمانی اور طمانیت سے معمور فرمائے اور اس نئے مرحلے کو ان کے لیے خیر، برکت، راحت اور سعادت کا وسیلہ بنائے۔ صدیقی بدیع الدین، صدر مدرس نے اس موقع پر نیک خواہشات کا اظہار کرتے ہوئے حاضرین کا شکریہ ادا کیا۔

مہاراشٹر میں مذہبی تبدیلی سے متعلق نیا قانون آج سے نافذ

ممبئی نامہ نگار مہاراشٹر میں مذہبی تبدیلی سے متعلق نیا قانون "مہاراشٹر فریڈم آف ریلیجن ایکٹ 2026" آج 28 اگست 2026ء سے باقاعدہ نافذ العمل ہوگیا ہے۔ اس قانون کا بنیادی مقصد جبر، دھوکہ دہی، غلط بیانی، لالچ، ناجائز اثر و رسوخ یا بعض مخصوص حالات میں شادی کے ذریعے کرائی جانے والی مذہبی تبدیلی کو روکنے کے لیے قانونی ضابطہ مقرر کرنا ہے۔ نئے قانون میں مذہب کی تبدیلی کے لیے مختلف قانونی تقاضے اور طریقۂ کار مقرر کیے گئے ہیں، جبکہ خلاف ورزی کی صورت میں سزا اور جرمانے کی دفعات بھی شامل ہیں۔ بعض معاملات میں جرم کو قابلِ دست اندازیٔ پولیس اور ناقابلِ ضمانت قرار دیا گیا ہے۔

ایک مختصر سی تقریب میں گزشتہ دنوں ایشین ہاسپٹل کے مینیجنگ ڈائریکٹر جناب ڈاکٹر شعیب ہاشمی، قاضی مجیب الرحمن کے مکان پر تشریف لائے تھے اس موقع پر مولانا آزاد وچار منچ کے جانب سے استقبال کرتے ہوئے مولانا آزاد فائنانس کارپوریشن کے سابقہ ڈایریکٹر سید نوید الزماں منچ کے ضلع صدر قاضی مجیب الرحمن قاضی شاہد صدیقی قاضی شاکر قاضی شکیب الرحمن وہ قاضی مہیب الرحمٰن وغیرہ۔

ورزش کے دوران ہارٹ اٹیک۔ آسام کے ڈاکٹر رحمان کی موت

نئی دہلی: ڈاکٹر شاہین رحمان جو آسام کے ناگاؤں میڈیکل کالج اینڈ ہاسپٹل کے شعبۂ کمیونٹی میڈیسن میں اسوسی ایٹ پروفیسر تھے، 27 اگست کو مبینہ طور پر جم میں ورزش کے دوران اچانک گرنے کے بعد انتقال کر گئے۔ ابتدائی اطلاعات کے مطابق رحمان چہارشنبہ کی شام تقریباً 7 بج کر 36 منٹ پر معمول کی ورزش کے دوران بے ہوش ہو گئے۔ بتایا جاتا ہے کہ یہ واقعہ جم میں نصب سی سی ٹی وی کیمرے میں بھی ریکارڈ ہوا۔ بعدازاں انہیں طبی امداد کے لیے لے جایا گیا جہاں ڈاکٹروں نے انہیں مردہ قرار دے دیا۔ تاہم موت کی اصل وجہ کی ابھی تک باضابطہ طور پر تصدیق نہیں ہوسکی ہے اور مزید تفصیلات کا انتظار ہے۔ رحمان کی اچانک موت نے ان کے ساتھی ڈاکٹروں طلبہ اور مقامی برادری کے افراد کو صدمے میں مبتلا کر دیا۔ اگرچہ موت کی وجہ تاحال معلوم نہیں ہوسکی لیکن اس واقعے نے خاص طور پر سخت اور زیادہ شدت والی ورزش کے دوران احتیاط سے ورزش کرنے کی اہمیت پر دوبارہ توجہ مرکوز کردی ہے۔ انڈین انسٹی ٹیوٹ آف پبلک ہیلتھ گاندھی نگر کے مطابق ورزش کے دوران ہونے والے ہارٹ اٹیک۔ جنہیں طبی زبان میں "ایگزرشنل مایوکارڈیل انفارکشن" کہا جاتا ہے نایاب لیکن سنگین واقعات سمجھے جاتے ہیں جو شدید جسمانی سرگرمی کے دوران یا اس کے فوراً بعد پیش آسکتے ہیں۔ ڈاکٹروں کے مطابق باقاعدگی سے ورزش کرنے سے دل اور خون کی شریانوں کو نمایاں فوائد حاصل ہوتے ہیں تاہم ضرورت سے زیادہ جسمانی مشقت بعض افراد کے لیے خطرہ بن سکتی ہے خاص طور پر ان لوگوں کے لیے جنہیں پہلے سے صحت کے مسائل لاحق ہوں یا جو طویل عرصے تک

جے ای ای ایڈوانسڈ کے ٹاپر شُبھم کمار کی کامیابی کا راز، سوشل میڈیا سے دوری

گیا، بہار کے شُبھم کمار نے جے ای ای ایڈوانسڈ ۲۰۲۶ء میں ۳۶۰ر میں سے ۳۳۰ر نمبر حاصل کرکے پورے ملک میں پہلا رینک حاصل کیا ہے۔ قابل ذکر ہے کہ ۱۸ر سالہ یہ طالب علم جے ای ای ایڈوانسڈ کے امتحان کی صبح ۶ر بجے دہلی میں اپنے ہوٹل سے امتحانی مرکز کے لئے روانہ ہوئے، جو تقریباً ۲۰ر کلومیٹر دور تھا۔ اس سے قبل وہ جے ای ای مینس میں ۱۰۰ر پرسنٹائل اور آل انڈیا رینک ۶ر حاصل کر چکے تھے۔ یہی وجہ ہے کہ دوستوں، اساتذہ اور ساتھی طلبہ کو ان سے ایک اور شاندار کارکردگی کی توقع تھی۔ گزشتہ اتوار کی رات جب آئی آئی ٹی روڑکی نے جے ای ای ایڈوانسڈ ۲۰۲۶ء کے نتائج کا اعلان کیا تو شُبھم کو معلوم ہوا کہ انہوں نے ملک کے سب سے مشکل داخلہ امتحانات میں سے ایک میں پہلی پوزیشن حاصل کر لی ہے۔ شُبھم کے والد شیو کمار گیا میں ہارڈ ویئر کی دکان چلاتے ہیں، جبکہ ان کی والدہ کنچن دیوی خاتون خانہ ہیں۔ وہ ایسے خاندان میں پروان چڑھے جہاں انجینئر بننا اب بھی پہلی نسل کا خواب سمجھا جاتا تھا۔ ان کی بڑی بہن حال ہی میں آئی آئی ٹی پٹنہ سے فارغ التحصیل ہوئی ہیں، لیکن اس سے پہلے خاندان میں کسی نے آئی آئی ٹی کا سفر طے نہیں کیا تھا۔ ایلن کریئر انسٹی ٹیوٹ کو دیئے گئے انٹرویو میں شُبھم نے کہا کہ "پورا خاندان بہت خوش ہے۔ ہم اپنے خاندان کے پہلے انجینئر بننے جا رہے ہیں۔ دسویں تک مجھے ریاضی اور فزکس میں بہت دلچسپی پیدا ہو گئی تھی۔ میں نے سوچا کہ اگر مجھے اپنی صلاحیتوں کو نکھارنا ہے اور بڑے پلیٹ فارم پر خود کو منوانا ہے تو جے ای ای بہترین راستہ ہے۔"

بقیہ: سید نعیم الدین خطیب: رشتوں کا امین، محبت کا سفیر

نتیجتاً انہیں عملی زندگی میں قدم رکھ کر خاندان کی ذمہ داریاں سنبھالنی پڑیں۔ تعلیم ایک خاص مرحلے کے بعد مکمل نہ ہوسکی، لیکن زندگی نے انہیں جو تجربہ، بصیرت، دوراندیشی اور انسانوں کو سمجھنے کا شعور دیا، وہ کسی بھی رسمی تعلیم سے کم نہیں تھا۔

ملازمت اور پٹن واپسی

جنوری 1965ء میں انہوں نے ملازمت شروع کی اور اکتوبر 1972ء میں تعلقہ پٹن کے ایگریکلچر ڈیپارٹمنٹ سے وابستہ ہو گئے۔

یہی وہ زمانہ تھا جب ہماری قربت مزید بڑھی۔ میں خود بھی اس زمانے میں پٹن کے مولانا آزاد اسکول میں تدریس سے وابستہ تھا۔ نعیم بھائی کے ساتھ میری رفاقت صرف رشتہ داری تک محدود نہیں تھی بلکہ ہم نے زندگی کی محنت بھی ایک ساتھ کی۔

ناریلا کے کھیتوں کی بچپن کی یادیں

پٹن سے تقریباً دو کلومیٹر کے فاصلے پر ناریلا نام کی ایک جگہ ہے، جہاں ہمارے خاندان کے کھیت تھے۔ سردیوں کی چھٹیوں میں ہم اپنی والدہ کے ساتھ خالو کے اور نانی کے یہاں جایا کرتے تھے۔ چونکہ ہمارے والدین دونوں استاد تھے، اس لیے چھٹیوں کے دن ہمارے لیے بھی بہت خوشی کے دن ہوتے تھے۔ ہم سب بھائی اور خاندان کے دوسرے بچے بھی ساتھ ہوتے اور ناریلا کے کھیتوں کا رخ کرتے۔

کھیتوں کا وہ زمانہ آج بھی میری آنکھوں کے سامنے ہے۔ کبھی ہم رام جی کا ٹکڑا، کبھی مورنڈی، کبھی کویٹ کا ٹکڑے میں بھاگ دوڑ کرتے تھے۔ دور دور تک لہلہاتی فصلیں، سبزہ، کھلی فضا اور ٹھنڈی ہوا۔ ہم بچوں کے لیے یہی ہماری دنیا تھی۔ ہم کھیتوں کے اندر گھومتے، دوڑتے، ایک دوسرے کے ساتھ کھیلتے اور لہلہاتی فصلوں کے درمیان کبھی ادھر جاتے، کبھی اُدھر بھاگتے۔ جب کسی درخت پر بیر نظر آتے تو فوراً وہاں پہنچ جاتے، بیر توڑتے اور وہیں بیٹھ کر انہیں کھاتے۔ کبھی جیبیں بیر سے بھر لیتے اور پھر کھیل کود میں لگ جاتے۔

شام کے وقت جب کھیتوں سے کام کر کے ہمارے بھائی تھک کر واپس آتے تو گھر کے سامنے موجود املی کے بڑے درخت کے پاس بیل گاڑی باندھ دیتے اور بیلوں کو بھی وہیں باندھا جاتا۔ بیلوں کے گلے میں بندھی گھنٹیوں کی آواز شام کی خاموش فضا میں ایک عجیب سی مٹھاس پیدا کرتی تھی۔ ہم بچے بھی دن بھر کی کھیل کود کے بعد اسی آس پاس موجود ہوتے۔ خالو کے نانا بچے بھی ہمارے ساتھ ہوتے تھے، اس لیے وہ شامیں بھی ہماری بچپن کی خوشیوں کا حصہ تھیں۔

آج وہ کھیت، وہ املی کا درخت، وہ بیل گاڑی، بیلوں کے گلے کی گھنٹیوں کی آواز اور وہ بے فکری کے دن سب ماضی کا حصہ بن چکے ہیں، لیکن یادوں میں وہ منظر آج بھی بالکل زندہ ہے۔

وہ بچپن کے دن، وہ جوانی کی یادیں بھلا کہاں بھولی جاتی ہیں! ہم نے اپنی زندگی کے وہ سارے دن اپنوں کے ساتھ گزارے ہیں۔ وقت گزر گیا، عمر کے کئی موسم بدل گئے، مگر وہ سادہ خوشیاں اور اپنوں کے ساتھ گزارے ہوئے وہ لمحات آج بھی دل میں محفوظ ہیں۔

پٹن کے کھیتوں میں محنت

پٹن کے کھیتوں کی ایک دوسری یاد بھی آج تک میرے ذہن میں تازہ ہے۔ اس زمانے میں ان کے خاندان کی زمینوں پر کاشت ہوتی تھی، مگر آبپاشی کے وسائل آج جیسے آسان نہیں تھے۔ کھیتوں کو پانی دینے کے لیے لوہے کے پائپ ایک خاص فاصلے تک بچھائے جاتے اور آگے پلاسٹک کے پائپ لگائے جاتے تھے۔

ہم دونوں بڑے بڑے پائپ اٹھاتے، انہیں کھیت کی ضرورت کے مطابق آگے لے جاتے اور فصل کو پانی دیتے۔ آج کی نسل شاید تصور بھی نہ کر سکے کہ اس دور میں ایک فصل کو پانی دینے کے لیے کتنی جسمانی محنت کرنا پڑتی تھی۔

لیکن ہمیں اس محنت میں بھی خوشی ملتی تھی۔ ساتھ کام کرنا، ایک دوسرے سے باتیں کرنا اور تھکن کے باوجود ہنستے رہنا، یہ سب ہماری زندگی کی خوبصورت یادیں بن گئیں۔

سائیکل کی دکان اور شام کی محفلیں

ہمارے خالو کی سائیکلوں کی دکان تھی۔ وہاں سائیکلیں، ٹیوب، ٹائر اور دوسرے پرزے وغیرہ ملتے تھے۔ ملازمت ملنے سے پہلے میں اس دکان پر بیٹھ کر خالو کے کام میں ہاتھ بٹایا کرتا تھا۔

بعد میں جب نعیم بھائی پٹن آئے تو دفتر سے تقریباً پانچ بجے فارغ ہونے کے بعد کبھی اپنے دوستوں کے ساتھ دکان پر آجاتے۔ پھر رات تقریباً نو بجے تک کام کے ساتھ چائے پانی اور گفتگو کی محفل بھی چلتی رہتی۔

وہ زمانہ سہولتوں کے اعتبار سے آج سے بہت پیچھے تھا، مگر دلوں کی قربت آج کے مقابلے میں کہیں زیادہ محسوس ہوتی تھی۔ کام زیادہ تھا، وسائل کم تھے، مگر محبت، خلوص اور ایک دوسرے کا ساتھ دینے کا جذبہ بہت تھا۔

نعیم بھائی کی دوراندیشی

نعیم بھائی کی شخصیت کا ایک بہت اہم پہلو ان کی دوراندیشی تھی۔ اس زمانے میں میں مولانا آزاد اسکول میں ٹیچر تھا۔ اساتذہ کی تنخواہیں کم تھیں اور بعض دوسری ملازمتوں میں تنخواہ نسبتاً زیادہ ملتی تھی۔ مجھے عثمان آباد کے ایک دشوار علاقے میں کلرک کی ملازمت کا آرڈر ملا تو میں اسے حاصل کرنے کے لیے تیار ہو گیا۔

نعیم بھائی نے مجھے بہت سمجھایا۔ انہوں نے کہا:

"فاروق، دیکھو، یہ نوکری عارضی ہے، دشوار علاقے کی نوکری ہے، کبھی بھی ختم ہوسکتی ہے۔"

لیکن میں نے اس وقت ان کی بات نہیں مانی اور عثمان آباد چلا گیا۔ 1973ء میں میں نے وہاں ملازمت اختیار کر لی، مگر 1975ء میں مجھے ملازمت سے فارغ کر دیا گیا۔

آج جب پیچھے مڑ کر دیکھتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ نعیم بھائی اس وقت بھی مجھ سے آگے کی سوچ رہے تھے۔ بعد میں 1978ء میں مجھے دوبارہ ملازمت ملی، مگر اس دوران جو ٹھوکریں کھائیں، ان سے مجھے نعیم بھائی کی دوراندیشی کا اندازہ ہوا۔

مشکل وقت میں نعیم بھائی کا ساتھ

میری اپنی زندگی کے مشکل ادوار میں نعیم بھائی نے جس طرح میرا ساتھ دیا، اسے میں کبھی فراموش نہیں کرسکتا۔

جب میں عثمان آباد میں تھا اور حالات تنگ تھے، اس وقت بھی وہ ہماری مدد کرتے رہے۔ گھر کے لیے اناج بھیجتے، ضرورت کے وقت مالی مدد کرتے اور یہ احساس نہیں ہونے دیتے تھے کہ ہم کسی پر بوجھ ہیں۔

اس وقت ہماری تنخواہیں بھی بہت کم تھیں، مگر نعیم بھائی اپنے محدود وسائل میں بھی ہمارا خیال رکھتے تھے۔ ان کی یہی عادت بعد کی زندگی میں بھی قائم رہی کہ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو دیا، اس میں دوسروں کا حصہ بھی نکالتے رہے۔

بیماری کے دور میں بھائی کا ساتھ

میرے لیے ان کی محبت کا سب سے بڑا ثبوت وہ وقت ہے جب میری اہلیہ علیل تھیں اور میں اورنگ آباد میں تقریباً آٹھ سال رہا۔

بیماری کے اس مشکل دور میں نعیم بھائی نے میری اور میرے گھر کی جس طرح خدمت کی، اسے الفاظ میں بیان کرنا آسان نہیں۔ مالی مدد ہو، عملی مدد ہو یا صرف حوصلہ دینے کی ضرورت، وہ ہر وقت ساتھ کھڑے رہے۔

اس وقت مجھے شدت سے محسوس ہوا کہ نعیم بھائی صرف میرے خالہ زاد بھائی اور سالے نہیں، بلکہ وہ میرے ایسے بھائی ہیں جن پر مشکل وقت میں بھروسہ کیا جاسکتا ہے۔

رشتوں کو جوڑنے والا انسان

سید نعیم الدین خطیب نے صرف اپنی بہنوں کی ذمہ داریاں نہیں اٹھائیں بلکہ خاندان کے دوسرے افراد کی خوشیوں اور مشکلات میں بھی شریک رہے۔

چھ بہنوں کے اکلوتے بھائی ہونے کی وجہ سے ان پر بہت سی ذمہ داریاں تھیں۔ انہوں نے اپنی بہنوں کی شادیوں میں اپنا کردار ادا کیا اور بعد میں بہنوں کی بیٹیوں اور خاندان کے دوسرے ضرورت مند افراد کی شادیوں میں بھی مدد کرتے رہے۔

وہ کسی کے دکھ کو صرف سن کر آگے نہیں بڑھ جاتے تھے بلکہ جہاں ممکن ہوتا، عملی طور پر مدد کرتے تھے۔

ہم آٹھ بھائی تھے۔ وقت کے ساتھ پانچ اس دنیا سے رخصت ہو گئے اور اب ہم میں سے صرف تین باقی ہیں۔ بیڑ میں خاندان کے اعتبار سے میں سب سے بڑا ہوں، جبکہ پٹن میں سید نعیم الدین خطیب خاندان میں سب سے بڑے ہیں۔ اسی وجہ سے پٹن میں ان کا مقام صرف ایک بڑے بھائی کا نہیں بلکہ خاندان کے بزرگ اور ذمہ دار فرد کا بھی رہا ہے۔

اولاد اور خاندان کی ذمہ داریاں

اللہ تعالیٰ نے انہیں چھ صاحبزادوں اور تین صاحبزادیوں سے نوازا۔ انہوں نے اپنی اولاد کی پرورش، تعلیم و تربیت اور شادیوں کی ذمہ داریاں پوری کیں۔

اپنی بہنوں کے بچوں اور خاندان کے دوسرے ضرورت مند افراد کی شادیوں میں بھی مدد کرتے رہے۔ اللہ تعالیٰ نے انہیں جو دیا، وہ دوسروں میں بانٹتے رہے۔

کورونا کو شکست دے کر زندگی کی طرف واپسی

کورونا کے مشکل دور میں جب سید نعیم الدین خطیب زندگی اور موت کی آزمائش سے گزر رہے تھے، اس وقت خاندان، عزیز و اقارب اور بہت سے چاہنے والوں نے ان کی صحت یابی کے لیے دل سے دعائیں کیں۔ حالات انتہائی نازک تھے اور بہت سے لوگ اس وبا کے ہاتھوں دنیا سے رخصت ہو گئے، مگر اللہ تعالیٰ نے نعیم بھائی پر اپنا خاص فضل فرمایا۔

ان دعاؤں اور اللہ کے کرم سے انہوں نے کورونا کا مقابلہ کیا اور صحت یاب ہو کر دوبارہ زندگی کی طرف لوٹے۔ آج ان کا ہمارے درمیان موجود ہونا ہمارے لیے اللہ تعالیٰ کی ایک بڑی نعمت اور شکر کا مقام ہے۔

ایک زندگی، کئی آزمائشیں

سید نعیم الدین خطیب کی زندگی دراصل ایک مسلسل کشمکش، محنت اور ذمہ داری کی زندگی رہی ہے۔

انہوں نے آسان حالات میں کامیابی حاصل نہیں کی۔ محدود وسائل، کھیتی باڑی کے مسائل، خاندان کی ذمہ داریاں، بہنوں کے معاملات، اپنی اولاد کی تربیت اور رشتہ داروں کی مدد، یہ سب ان کی زندگی کا حصہ رہے۔

لیکن انہوں نے مشکلات کو کبھی بہانہ نہیں بنایا۔ محنت کرتے رہے، رشتے نبھاتے رہے اور جس طرح ممکن ہوا دوسروں کے کام آتے رہے۔

یہ میری اپنی آنکھوں دیکھی داستان ہے

میں ایک بات واضح کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔

میں نے سید نعیم الدین خطیب اور اپنے خاندان کے بارے میں جو کچھ لکھا ہے، وہ کسی سنی سنائی بات یا مبالغے پر مبنی نہیں ہے۔ میں نے ان لوگوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھا، ان کے ساتھ وقت گزارا، ان کی خوشیوں میں شریک ہوا، ان کے دکھ دیکھے اور ان کی زندگی کے بہت سے حالات کا خود مشاہدہ کیا ہے۔

عمر کے اس مرحلے پر جب میں اپنے سسرال کے خاندان میں سب سے بڑا ہوں، ماضی کی بہت سی یادیں، نام اور واقعات آج بھی میرے ذہن میں محفوظ ہیں۔

اس لیے یہ تحریر میرے لیے صرف ایک مضمون نہیں بلکہ اپنی زندگی کی یادوں اور رشتوں کی ایک امانت ہے۔

ہمارے والد کی تربیت اور وہ زمانہ

ہمارے والد صاحب نے بھی ہمیں ہمیشہ محنت، تعلیم، عزت اور اچھے اخلاق کی تربیت دی۔ وہ زمانہ آج سے بہت مختلف تھا۔

اساتذہ کی تنخواہیں محدود تھیں، روزگار کے مواقع کم تھے اور خاندان کی ضروریات زیادہ تھیں۔ انہی محدود وسائل اور مشکل حالات کے باوجود ہم بھائیوں نے اپنی اپنی استطاعت کے مطابق تعلیم حاصل کی اور زندگی میں آگے بڑھنے کی کوشش کی۔

آج جب ماضی کی طرف دیکھتا ہوں تو محسوس ہوتا ہے کہ ان مشکل حالات نے ہی ہمیں محنت، صبر، قناعت اور رشتوں کی قدر کرنا سکھایا۔

شاید یہی وجہ ہے کہ ہماری نسل کے لوگوں کے لیے رشتے صرف نام کے رشتے نہیں تھے۔ بھائی کا دکھ اپنا دکھ ہوتا تھا، بہن کی خوشی اپنی خوشی ہوتی تھی اور خاندان کی ضرورت پوری کرنا اپنی ذمہ داری سمجھی جاتی تھی۔

ایک یاد جو آنے والی نسلوں کے نام ہے

یہ تحریر اسی ماضی کی ایک امانت ہے جسے میں آنے والی نسلوں کے لیے محفوظ کرنا چاہتا ہوں۔

ایسے لوگ زندگی سے رخصت نہیں ہوتے بلکہ اپنے کردار میں زندہ رہتے ہیں۔ ان کی باتیں، ان کی نصیحتیں، ان کی ہنسی، ان کی محنت، ان کی محبت اور ان کے ساتھ گزارے ہوئے لمحے آنے والی نسلوں کے لیے سرمایہ بن جاتے ہیں۔

سید نعیم الدین خطیب بھی میرے لیے ایسی ہی ایک شخصیت ہیں۔

وہ میرے خالہ زاد بھائی ہیں، میرے سالے ہیں، مگر ان سب رشتوں سے بڑھ کر میرے بچپن کے ساتھی، میرے دکھ سکھ کے شریک اور زندگی کے ایک طویل سفر کے رفیق ہیں۔

جب میں اپنے گزرے ہوئے زمانے کو یاد کرتا ہوں تو پٹن کے کھیت، ناریلا کی لہلہاتی فصلیں، املی کا وہ بڑا درخت، بیلوں کے گلے کی گھنٹیوں کی آواز، وہ سائیکل کی دکان، شام کی محفلیں، بچپن کی شرارتیں اور نعیم بھائی کا مسکراتا ہوا چہرہ سب ایک ساتھ آنکھوں کے سامنے آجاتا ہے۔

وقت بہت کچھ چھین لیتا ہے، مگر سچی محبت اور خلوص سے جڑی یادیں کبھی نہیں چھین سکتا۔

دعا

میں اللہ تعالیٰ کے حضور دل کی گہرائیوں سے دعا کرتا ہوں کہ وہ سید نعیم الدین خطیب کو صحت و عافیت، سکونِ قلب، درازیٔ عمر اور اپنی بے شمار رحمتوں سے نوازے۔

ان کی اولاد کو ہمیشہ ان کے لیے صدقۂ جاریہ بنائے، ان کے گھر میں محبت اور برکت قائم رکھے، ان کی اولاد اور خاندان کو باہم محبت سے جوڑے رکھے اور ان کی زندگی بھر کی محنت، خدمت، صلہ رحمی اور ایثار کو اپنی بارگاہ میں قبول فرمائے۔

اللہ تعالیٰ انہیں ہمیشہ سلامت رکھے اور ان کا سایہ ان کی اولاد اور خاندان پر قائم رکھے۔ آمین یارب العالمین۔

پرنٹر پبلیشر پروپرائیٹر و ایڈیٹر قاضی مخدوم نے ہفتہ روزہ تعمیر سیاست بیڑ کے کریٹو پبلشنگ سے طبع کروا کر دفتر تعمیر سیاست بشیر گنج بیڑ سے شائع کیا۔ تمام قانونی معاملات بیڑ عدالت کے حدود میں رہینگے
"Printer, Publisher, Proprietor and Editor Qazi Makhdoom published the weekly newspaper Tamir-e-Siyasat Beed, printed at Creative Publishing, and issued from the office of Tamir-e-Siyasat, Bashir Ganj, Beed.All legal matters shall be subject to the jurisdiction of the courts at Beed."email. tameerurdu@gmail.com.m.9270574444.8999387277.www.dailytameer.com

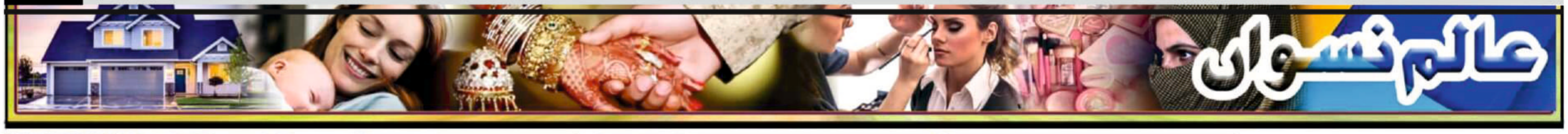

دعوت کے مطالبہ یا ویڈیو گرافی والی شادی میں شرکت

آج کل شادیوں میں کھانا کوئی خوشی سے کھلا رہا ہے تو کوئی باضابطہ مانگ کرلے رہا ہے، کیا ایسی شادیوں میں شرکت مناسب ہے؟ اور دوسری طرف تقریباً ہر شادی میں فوٹو گرافی اور ویڈیو گرافی کو ضروری سمجھا جارہا ہے، کیا ان شادیوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

سوال:- آج کل شادیوں میں کھانا کوئی خوشی سے کھلا رہا ہے تو کوئی باضابطہ مانگ کرلے رہا ہے، کیا ایسی شادیوں میں شرکت مناسب ہے؟ اور دوسری طرف تقریباً ہر شادی میں فوٹو گرافی اور ویڈیو گرافی کو ضروری سمجھا جارہا ہے، کیا ان شادیوں سے اجتناب کرنا چاہئے۔

جواب:- نکاح میں جو دعوت مسنون ہے، وہ ہے دعوت ولیمہ، جس کی رسول اللہ ﷺ نے ترغیب بھی دی ہے، لڑکی والوں کی طرف سے دعوت کا اہتمام بہتر نہیں ہے؛ کیوں کہ اس نے اب رواج کی صورت اختیار کرلی ہے اور جو چیز شریعت میں مطلوب نہ ہو، وہ رواج کا درجہ اختیار کرلے اور اس سے مفاسد پیدا ہونے لگیں تو اس کو روکنا واجب ہے، ایسی دعوت کا مطالبہ لڑکے والوں کی طرف سے یا سماج اور خود لڑکی کے رشتہ داروں کی طرف سے جائز نہیں ہے؛ بلکہ خود دعوتِ ولیمہ میں بھی اگر لڑکی والے یا سماج کے لوگ اپنے آپ کو مدعو کرنے کا مطالبہ کریں تو یہ جائز نہیں اور یہ باطل طریقہ پر کھانے میں شامل ہے؛

اس لئے جہاں معلوم ہو کہ دعوت میں مطالبہ کی صورت اختیار کی گئی ہے تو وہاں دعوت میں شریک ہونا درست نہیں؛ اسی طرح شادی کی فوٹو گرافی یا ویڈیو گرافی بھی جائز نہیں، اس سے کوئی دینی ضرورت متعلق نہیں ہے؛ بلکہ اس میں بڑے اخلاقی مفاسد ہیں؛ کیوں کہ آج کل شادیوں کی ویڈیو گرافی میں عورتوں کے ہال کی بھی ویڈیو گرافی کی جاتی ہے اور پھر وہ غیر محرم اور غیر متعلق لوگوں کے سامنے دیکھی جاتی ہے؛ اس لئے جن شادیوں میں یہ عمل کیا جائے ان میں شرکت کرنا جائز نہیں:

بہ شکریہ بی بی سی اردو

چونکہ یہ شادیوں کا موسم ہے تو شادی سے پہلے کی جانے والی سب سے بڑی ٹینشن کا ذکر بھی ضروری ہے۔ اگر آپ کا وزن زیادہ ہے تو یقیناً آپ سمجھ گئی ہوں گی کہ کس ٹینشن کا ذکر کیا جارہا ہے۔ لہنگا فٹ ہونے کی ٹینشن، آستینوں میں بازو زیادہ بھاری لگنے کی ٹینشن یا پھر میک اپ میں آنٹی والا لک آنے کی ٹینشن۔

ایک مکمل اور خوبصورت دلہن کیلئے نہ صرف بہترین لباس، خوبصورت جیولری اور دلکش انداز لازمی تصور کیا جاتا ہے بلکہ ایک آئیڈیل ویٹ (وزن) بھی ضروری ہے اور اس خواہش کی تکمیل کیلئے شادی سے پہلے ہر دلہن کے سر پر وزن کم کرنے کی دھن سوار ہوجاتی ہے۔ اگر آپ کو بھی اسی صورتحال کا سامنا ہے تو شادی سے کم ازکم 6 سے 8 ہفتے پہلے ایکٹو ہوجایئے، کن عوامل کے ذریعے وزن میں کمی کی جاسکتی ہے، یہ ہم آپ کو بتائیں گے۔

باڈی پوسچر

ہر دلہن کی خواہش ہوتی ہے کہ وہ اپنے بناؤ سنگھار کے حوالے سے ایسے بہترین لباس اور میک اپ لک کا انتخاب کرے، جو اس کو خوبصورت و پرکشش روپ عطا کرے لیکن اس خوبصورتی سے قبل جو چیز زیادہ اہم ہے وہ آپ کا باڈی پوسچر ہے۔ اگر آپ کا باڈی پوسچر خوبصورت اور متوازن نہیں ہے تو ذیل میں دیے گئے اسٹیپس پر باقاعدگی سے عمل کرکے آپ شادی والے دن لمبی، دبلی اور مزید جاذب نظر لگ سکتی ہیں۔

☆ آلتی پالتی مار کر بیٹھ جائیں، سر پر کوئی کشن یا کتاب وغیرہ رکھیں اور بالکل سیدھی بیٹھیں، پھر اسی طرح اٹھیں اور دوبارہ بیٹھنے کی کوشش کریں۔ جب آپ کو محسوس ہو کہ اب آپ کتاب یا کشن گرائے بنا آسانی کے ساتھ اٹھ اور بیٹھ رہی ہیں تو پھر چلنے کی کوشش کریں۔ دن میں روزانہ 15 سے 20 منٹ یہ عمل کریں۔ وقت کے ساتھ بیٹھنے، اٹھنے اور چلنے کا دورانیہ بڑھائیں۔

☆ اگر آپ کے بازو موٹے ہیں تو اس کے لئے دونوں ہاتھ اپنے بازوؤں کے سامنے بالکل سیدھے کرلیں، پھر مٹھیاں بند کرکے کلاک وائز اور اینٹی کلاک وائز گھمائیں۔ ہاتھوں کو فل اسٹریچ کریں۔ آغاز میں یہ عمل 10 مرتبہ کریں اور پھر ہر دن اس کی تعداد بڑھاتی جائیں۔

☆ اگر آپ کی چن ڈبل ہے اور چہرے پر ایک ناگوار تاثر دیتی ہے تو شادی سے قبل اس سے نجات ضروری ہے۔ اس کیلئے منہ اوپر کی طرف کرکے انگلیوں کی مدد سے چن کو آہستہ آہستہ تھپتھپائیں۔

☆ گالوں کو نارمل رکھنے کے لئے پاؤٹ (ہونٹ لٹکانا) بنائیں۔

ورزش سے وزن کم کریں

شادی والے دن دبلا پتلا اور سلم نظر آنے کے لیے ورزش بے حد ضروری ہے۔ اس سے نہ صرف وزن کم کیا جاسکتا ہے بلکہ فٹنس اور فعالیت بھی برقرار رکھی جاسکتی ہے۔ ساتھ ہی اس جسمانی سرگرمی کے ذریعے جسم میں توانائی کی سطح بھی بڑھ جاتی ہے۔

شادی سے کم ازکم ایک سے دو ماہ پہلے ورزش کرنا شروع کردیں۔ ذیل میں دی گئی ورزش کو آپ کے صرف 14 منٹ درکار ہوں گے اور ان چند منٹوں کے دوران کی گئی یہ ورزش ایک مہینے میں ہی آپ کے وزن میں خاصی کمی کا باعث بنے گی۔ ہر ورزش کے لیے دو منٹ مختص کریں۔

☆ اسکواٹس

☆ جاگنگ یا سیڑھیاں چڑھنا اور اترنا

☆ اسٹڈی چیئر کے ساتھ پریس اپ اور پریس ڈپ

☆ جمپنگ جیکس

☆ پلینکس اور سٹ اپ

ہر مشق کے دوران 30 سیکنڈ کا وقفہ ضروری ہے۔ پہلے اور دوسرے ہفتے ایکسر سائز کا دورانیہ 14 منٹ جبکہ تیسرے اور چوتھے ہفتے اس کا دورانیہ بڑھا کر ڈگنا کردیں جبکہ پانچویں اور چھٹے ہفتے کا سیشن تین گنا بڑھادیں۔ پہلے دو ہفتوں میں 20 منٹ چہل قدمی کریں، تیسرے اور چوتھے ہفتے میں 30 منٹ جبکہ پانچویں اور چھٹے ہفتے میں اس کا دورانیہ کم ازکم 40 منٹ ہوجانا چاہیے۔

ڈائٹ پلان

ایکسر سائز کے علاوہ جو ایک اور چیز اہم ہے، وہ آپ کا ڈائٹ پلان ہے۔ وزن کم کرنے کا مطلب یہ نہیں کہ کھانا پینا چھوڑ دیا جائے اور جسم کو درکار لازمی غذائیت بھی فراہم نہ کی جائے۔ اسی لیے شادی کی ویڈیو یا تصاویر میں دبلی پتلی نظر آنے سے بہتر ہے کہ صحت مند نظر آئیں۔

آپ ڈاکٹر کے مشورے سے بھرپور ڈائٹ کے ساتھ کچھ ایکسر سائز کرسکتی ہیں تاکہ آپ کے چہرے کی دلکشی اور بالوں کی مضبوطی اور گھنے پن میں کسی قسم کی کمی نہ پائے۔ علاوہ ازیں دوران ڈائٹ جن باتوں کا خیال رکھنا چاہیے وہ ذیل میں درج ہیں۔

☆ کم کھائیں لیکن اپنے ڈائٹ چارٹ میں زیادہ غذائیں شامل کریں

☆ دن بھر کی غذا میں پھلوں اور سبزیوں کا اضافہ کیجیے۔

☆ چینی اور ریفائنڈ کاربوہائیڈریٹ کی مقدار کم کردیں۔

صحت اور خوبصورتی کیلئے سرکہ کا استعمال

ہندستان ڈیسک

سرکہ عام طور پر سلاد کا ذائقہ بڑھانے، ڈبہ بند غذاؤں کو محفوظ رکھنے یا پھر کھڑکی اور دروازوں کو چمکانے کے لیے استعمال کیا جاتا ہے لیکن اس کی افادیت اس سے کہیں زیادہ ہے۔ عربی، فارسی اور اردو میں بیک وقت ایک ہی نام سے معروف سرکہ انگریزی زبان میں Vinegar کہلاتا ہے۔ یہ بظاہر ایک تیزابی مادہ ہوتا ہے، جو عام طور پر ایتھنول سے تیار کیا جاتا ہے۔ یہاں سرکہ سے مراد قدرتی طور پر تیار کیے جانے والا سرکہ ہے ناں کہ مصنوعی طریقے کے تحت تیار کردہ۔

سرکہ کی قسمیں: سرکہ کئی قسم کا ہوتا ہے مثلاً سیب کا سرکہ، بلسان کا سرکہ، گنّے کا سرکہ، ناریل کا سرکہ، کھجور کا سرکہ، پھلوں کا سرکہ، فلیورڈ سرکہ، شہد کا سرکہ، کیوی فروٹ کا سرکہ، چاولوں کا سرکہ، سفید سرکہ اور کشمش کا سرکہ وغیرہ۔ سرکہ کی چند خاص اقسام ایسی ہیں جو دنیا بھر میں بالخصوص کچھ ممالک میں خاص اہمیت کی حامل ہیں۔

سرکہ کی اہمیت: سرکہ انبیائے کرام کو بھی بے حد پسند تھا۔ سنن ابن ماجہ کی ایک روایت کے مطابق نبی اکرم ﷺ کا فرمان ہے، "سرکہ کیا ہی عمدہ سالن ہے، اے اللہ سرکہ میں برکت عطا کر اس لئے کہ مجھ سے پہلے یہ تمام انبیاء کا سالن تھا اور جس گھر میں سرکہ ہو وہ گھر محتاج نہیں ہے"۔ چین کی معروف ہوزونگ ایگریکلچرل یونیورسٹی میں کی جانے والی تحقیق کے مطابق سرکہ کا ترش ذائقہ جسم کو بلڈ گلوکوز لیول کنٹرول کرنے کے قابل بناتا ہے، اس سے میٹابولزم کو بہتر اور وزن کم کرنے میں مدد ملتی ہے جبکہ دوران خون بھی بہتر ہوتا ہے۔ دوسری جانب قدرتی اجزا کے ساتھ سرکہ کی تیاری کا عمل اسے انسانی جسم کے لیے بے شمار فوائد کا حامل بناتا ہے۔

خواتین کیلئے خاص: ویسے تو سرکہ مرد و خواتین دونوں کے لیے یکساں اہمیت کا حامل ہے لیکن کثیر المقاصد استعمال کے تحت یہ خواتین کی گروسری لسٹ کا لازمی حصہ بنتا ہے۔ کھانوں میں استعمال ہونے کے علاوہ اہل خانہ کی صحت، گھر کی صفائی اور خوبصورتی نکھارنے کے حوالے سے سرکہ (بالخصوص سیب کا سرکہ) بے پناہ افادیت کا حامل ہے، آئیے اس بارے میں جانتے ہیں۔

مثالی وزن: دنیا بھر کی خواتین کو اس وقت سب سے زیادہ خوف موٹاپے کا ہے۔ متناسب جسم اور مثالی وزن ہر خاتون کی اولین خواہش ہوتی ہے۔ سرکہ چونکہ شکم سیری (satiety) کی سطح میں اضافہ کرتا ہے، لہٰذا اس کا استعمال وزن کم کرنے کی خواہش رکھنے والی خواتین کے لیے خاصا مفید ہے۔ شکم سیری درحقیقت ایک پیمانہ ہے، جس سے یہ پتہ چلتا ہے کہ انسان بھوک مٹانے کی خاطر کتنا کھانا کھاتا ہے۔

ایکنی اور کیل مہاسوں کا خاتمہ: کیل مہاسوں اور ایکنی سے پریشان افراد کو سیب کا سرکہ استعمال کرنے کا مشورہ دیا جاتا ہے۔ اینٹی فنگل اور اینٹی بیکٹیریل خصوصیات کے باعث سیب کا سرکہ جلد کے کھلے مساموں کو بند کرنے اور اسے بیکٹیریا، آئل اور دھول سے پاک رکھنے میں مدد دیتا ہے۔ ایک پیالہ لیں اور اس میں خالص اور بغیر چھنا سیب کا سرکہ ڈالیں، پھر اس میں پانی شامل کریں، دونوں کو اچھی طرح مکس کریں اور پھر روئی کی مدد سے اس مکسچر کو چہرے کے متاثرہ حصے پر لگائیں۔ 10 منٹ لگا رہنے دیں اور پھر منہ دھولیں، دن میں تین سے چار بار یہ عمل کریں۔

اسکن پگمنٹیشن سے نجات: سفید سرکہ کا استعمال ہائپر پگمنٹیشن کے باعث جلد پر پڑنے والے سیاہ دھبوں سے نجات دلانے، اسے چمکدار بنانے اور قدرتی رنگت بحال کرنے میں خاصا معاون ہوتا ہے۔ اسکن پگمنٹیشن سے نجات کے لیے ایک چمچ سفید سرکہ، ایک چمچ پیاز کا عرق اور دو سے تین چمچ عرق گلاب لے کر اچھی طرح مکس کرلیں۔

بالوں کی خشکی: سفید سرکہ تیزابیت کی سطح میں تبدیلیاں لاکر خشکی کو دور کرتا ہے۔ بالوں کی خشکی دور کرنے کے لیے ایک چوتھائی کپ سیب کے سرکہ کو چوتھائی کپ پانی میں ملا کر کسی اسپرے بوتل میں بھرلیں اور پھر اپنے سر پر چھڑکاؤ کریں۔ اس کے بعد اپنے سر پر تولیہ لپیٹ لیں اور پندرہ منٹ سے ایک گھنٹے تک کے لیے بیٹھ جائیں، اس کے بعد بالوں کو دھولیں۔ بہترین نتائج کے لیے ہفتے میں دو بار اس عمل کو دہرائیں۔

جھریاں: سیب کے سرکہ میں موجود ہائیڈروکسل خصوصیات جلد کو مردہ خلیات سے نجات دلانے اور صحت مند و چمکتی ہوئی جلد کے حصول میں خاصی مددگار ہیں۔ یہی نہیں، سیب کا سرکہ اینٹی ایجنگ خصوصیات کا بھی حامل ہے۔ چہرے کی جلد سے جھریوں اور بڑھتی عمر کے اثرات کو ختم کرنے کے لیے روئی کے ذریعے سیب کا سرکہ متاثرہ حصوں پر لگائیں۔ 30 منٹ تک سرکہ لگا رہنے دیں اور اس کے بعد ٹھنڈے پانی سے چہرہ دھولیں، 6 ہفتوں تک یہ عمل ہفتے میں دو بار آزمائیں۔

جنگِ آزادی میں مسلم خواتین کا کردار

سمیہ عامر خان

آزادی ایک ایسی عظیم نعمت ہے جسے حاصل کرنے اور اسے برقرار رکھنے کی جستجو ہر باشعور قوم کرتی ہے۔ برصغیر کا ہمارا وطن ہندوستان بھی طویل عرصے تک غلامی کی زنجیروں میں جکڑا رہا۔ آزادی کی اس طویل جدوجہد میں جب انگریز اقتدار کے خلاف مزاحمت مضبوط ہوتی گئی اور بالآخر برصغیر نے آزادی کی منزل حاصل کی تو اس جدوجہد میں کیا ہندو، کیا مسلمان، بلکہ سماج کے ہر طبقے کے لوگوں نے اپنی اپنی حیثیت کے مطابق حصہ لیا۔

آزادی کے حصول کے لیے مردوں کے ساتھ ساتھ خواتین نے بھی ناقابل فراموش قربانیاں پیش کیں۔ تقریباً نو دہائیوں پر محیط اس جدوجہد میں ایسے کئی اہم موڑ آئے جہاں خواتین نہ صرف اپنے خاندانوں کے لیے حوصلے کا سبب بنیں بلکہ خود بھی میدانِ عمل میں آگے بڑھیں۔

یہ ہندوستان کی مشترکہ جدوجہد تھی، جس میں مختلف مذاہب اور طبقات سے تعلق رکھنے والے لوگوں نے اپنے اختلافات سے بالاتر ہو کر وطن کی آزادی کے لیے کوشش کی۔ اسی جذبۂ اتحاد کی ترجمانی علامہ اقبال نے بھی اپنے معروف شعر میں کی ہے:

مذہب نہیں سکھاتا آپس میں بیر رکھنا
ہندی ہیں ہم، وطن ہے ہندوستاں ہمارا

مسلم خواتین نے بھی تحریک آزادی میں نمایاں کردار ادا کیا۔ انہوں نے اپنے گھروں اور خاندانوں کی ذمہ داریاں نبھانے کے ساتھ ساتھ سیاسی اور سماجی سرگرمیوں میں حصہ لیا، عوام میں بیداری پیدا کی اور اپنے شوہروں، بیٹوں اور بھائیوں کی جدوجہد میں ان کا حوصلہ بڑھایا۔ بعض خواتین نے تو عملی طور پر تحریک کی قیادت بھی کی اور برطانوی اقتدار کے خلاف مزاحمت میں نمایاں کردار ادا کیا۔

ایسی خواتین کی فہرست بہت طویل ہے۔ یہاں ہم چند ایسی باہمت خواتین کا ذکر کریں گے جنہوں نے اپنی جدوجہد اور قربانیوں سے تاریخِ آزادی میں اپنا نام ثبت کیا۔

عورت ہوں مگر صورتِ کہسار کھڑی ہوں
اک سچ کے لیے سب سے لڑی ہوں

بیگم حضرت محل

بیگم حضرت محل 1857ء کی جنگِ آزادی کی نمایاں مسلم خواتین رہنماؤں میں شمار ہوتی ہیں۔ وہ اودھ کے فرمانروا واجد علی شاہ کی اہلیہ تھیں۔ جب انگریزوں نے واجد علی شاہ کو جلاوطن کر دیا تو بیگم حضرت محل نے اودھ کی مزاحمت کی قیادت سنبھالی۔

انہوں نے صرف محل تک محدود رہ کر فیصلے نہیں کیے بلکہ اپنے حامیوں اور سپاہیوں کی حوصلہ افزائی کی اور انگریز اقتدار کے خلاف مزاحمت میں فعال کردار ادا کیا۔ 1857ء کی بغاوت کے دوران وہ اودھ کی سیاسی اور عسکری مزاحمت کی ایک اہم علامت بن کر سامنے آئیں۔

بعد ازاں انہیں نیپال جانا پڑا، جہاں انہوں نے اپنی زندگی کے آخری ایام گزارے۔ 1879ء میں نیپال میں ان کا انتقال ہوا۔ بیگم حضرت محل کا نام آج بھی ہندوستان کی آزادی کی ابتدائی جدوجہد میں بہادری اور عزم کی علامت کے طور پر یاد کیا جاتا ہے۔

بی اماں

بی اماں، جن کا اصل نام عبادی بانو بیگم تھا، علی برادران، مولانا محمد علی جوہر اور مولانا شوکت علی کی والدہ تھیں۔ وہ تحریکِ خلافت اور تحریکِ آزادی میں خواتین کی بیداری کے حوالے سے ایک اہم کردار رکھتی ہیں۔

بی اماں نے اپنے بیٹوں کی سیاسی جدوجہد کی نہ صرف حمایت کی بلکہ خود بھی عوامی اجتماعات میں شرکت کی اور خواتین کو آزادی کی جدوجہد میں اپنا کردار ادا کرنے کے لیے ابھارا۔ ان کی جرات، خوداعتمادی اور قومی جذبے نے بہت سی خواتین کو متاثر کیا۔

وہ عمر کے اس حصے میں بھی تحریک کے ساتھ وابستہ رہیں جب عام طور پر انسان آرام کی زندگی اختیار کرنا چاہتا ہے۔ ان کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ عزم اور حوصلہ عمر کا محتاج نہیں ہوتا۔ بی اماں 1924ء میں وفات پا گئیں۔ ان کا کردار ہندوستانی مسلم خواتین کی سیاسی بیداری کی تاریخ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے گا۔

امجدی بانو بیگم

امجدی بانو بیگم، مولانا محمد علی جوہر کی اہلیہ تھیں۔ وہ اپنے شوہر کی سیاسی اور قومی سرگرمیوں میں ان کے ساتھ رہیں اور تحریکِ خلافت و آزادی میں فعال کردار ادا کیا۔

مولانا محمد علی جوہر کی گرفتاری اور قید کے دوران امجدی بانو بیگم نے بھی خاموشی اختیار نہیں کی بلکہ سیاسی اور عوامی سرگرمیوں میں حصہ لیا۔ انہوں نے خواتین میں سیاسی شعور پیدا کرنے اور آزادی کی جدوجہد کے پیغام کو عام کرنے میں اہم کردار ادا کیا۔

ان کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ تحریکِ آزادی صرف مرد رہنماؤں کی جدوجہد کا نام نہیں تھی بلکہ ان کے ساتھ خواتین بھی اپنے حصے کا کردار ادا کر رہی تھیں۔ امجدی بانو بیگم نے اپنی عملی جدوجہد سے ثابت کیا کہ ایک خاتون قومی تحریک میں مؤثر سیاسی کردار ادا کرسکتی ہے۔

نشاط النساء بیگم

نشاط النساء بیگم، مولانا حسرت موہانی کی اہلیہ تھیں۔ وہ ایک باہمت اور پرعزم خاتون تھیں جنہوں نے اپنے شوہر کی سیاسی جدوجہد میں ان کا ساتھ دیا۔ مولانا حسرت موہانی کی قید و بند کے زمانے میں انہوں نے صبر و حوصلے کا مظاہرہ کیا اور ضرورت کے وقت سیاسی میدان میں بھی سامنے آئیں۔

انہوں نے اپنے شوہر کے مقدمات اور سیاسی سرگرمیوں کے سلسلے میں بھرپور تعاون کیا۔ آزادی کی جدوجہد میں ان کا کردار اس حقیقت کو اجاگر کرتا ہے کہ کئی خواتین نے براہِ راست سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لینے کے ساتھ ساتھ اپنے خاندانوں کو بھی تحریک کے لیے تیار رکھا۔

ایسی خواتین کا حوصلہ ہمیں اقبال کے اس پیغام کی یاد دلاتا ہے کہ مشکلات کے باوجود امید اور عمل کا دامن نہیں چھوڑنا چاہیے:

نہیں ہے ناامید اقبال اپنی کشتِ ویراں سے
ذرا نم ہو تو یہ مٹی بہت زرخیز ہے ساقی

زلیخا بیگم

زلیخا بیگم، مولانا ابوالکلام آزاد کی اہلیہ تھیں۔ مولانا آزاد کی سیاسی جدوجہد اور قید و بند کے مشکل ادوار میں انہوں نے اپنے شوہر کا بھرپور ساتھ دیا۔

مولانا ابوالکلام آزاد برطانوی حکومت کے خلاف اپنی سیاسی اور صحافتی سرگرمیوں کے باعث متعدد مشکلات اور قید کا سامنا کرتے رہے۔ ان حالات میں زلیخا بیگم ان کے لیے حوصلے اور ثابت قدمی کا ذریعہ بنیں۔

ان کی زندگی اس بات کی مثال ہے کہ تحریک آزادی میں بعض خواتین نے براہِ راست سیاسی میدان میں آنے کے بجائے اپنے شوہروں اور خاندانوں کو ثابت قدم رکھنے کے ذریعے بھی اہم کردار ادا کیا۔

خواتین کی قربانیاں

الغرض، تحریکِ آزادی کے دوران جب ہندوستان کے متعدد بہادر اور بے باک رہنماؤں کو جیلوں میں ڈال دیا گیا تو خواتین نے بھی آگے بڑھ کر اپنی ذمہ داریاں سنبھالیں۔ کسی نے عوام میں بیداری پیدا کی، کسی نے سیاسی سرگرمیوں میں حصہ لیا، کسی نے اپنے شوہر اور بیٹوں کا حوصلہ بڑھایا اور کسی نے خود میدانِ عمل میں قدم رکھا۔

مسلم خواتین نے بھی ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں اپنے حصے کی قربانیاں پیش کیں۔ ان کی خدمات ہمیں یہ سبق دیتی ہیں کہ قوموں کی تاریخ صرف بڑے ناموں سے نہیں بنتی بلکہ ان بے شمار خواتین اور مردوں کی جدوجہد سے بنتی ہے جنہوں نے اپنے وقت، صلاحیت، سکون اور مال کو ایک بڑے مقصد کے لیے قربان کیا۔

ایسی بے شمار خواتین ہر گلی، ہر محلے اور ہر خاندان میں موجود رہی ہوں گی جن کے نام شاید تاریخ کے صفحات میں محفوظ نہ ہوسکے۔ ہمیں ان خواتین کے کردار اور قربانیوں کو یاد رکھنا چاہیے اور نئی نسل تک ان کی داستان پہنچانی چاہیے۔

کیونکہ کسی قوم کی ترقی اور آزادی صرف خواب دیکھنے سے نہیں بلکہ مسلسل جدوجہد اور عمل سے حاصل ہوتی ہے۔ علامہ اقبال کا یہ شعر اسی حقیقت کی بہترین ترجمانی کرتا ہے:

عمل سے زندگی بنتی ہے جنت بھی جہنم بھی
یہ خاکی اپنی فطرت میں نہ نوری ہے نہ ناری ہے

آج ہماری ذمہ داری ہے کہ ہم ان جانباز خواتین کی قربانیوں کو صرف تاریخ کے صفحات تک محدود نہ رکھیں بلکہ نئی نسل کو ان کے عزم، حوصلے، وفاداری اور حب الوطنی سے روشناس کرائیں۔ یہی ان جانباز خواتین کے لیے ہمارا حقیقی خراجِ عقیدت ہوگا۔

پھلا پھولا رہے یارب چمن میری امیدوں کا
جگر کا خون دے دے کر یہ بوٹا سینچا ہے بزرگوں نے

لوک سبھا سکریٹریٹ نے ترنمول کے 20 باغی اراکینِ پارلیمنٹ کو نوٹس جاری کیا، نااہلی کی عرضیوں پر مانگا جواب

نئی دہلی،26 اگست (یواین آئی) لوک سبھا سکریٹریٹ نے دل بدل مخالف قانون کے تحت نااہلی کی عرضیوں پر ترنمول کانگریس کے 20 باغی اراکینِ پارلیمنٹ کو باضابطہ نوٹس جاری کیے ہیں ذرائع کے مطابق سکریٹریٹ نے اراکین پارلیمنٹ سے سات دنوں کے اندر جواب طلب کیا ہے 25 اگست کو جاری کیے گئے یہ نوٹس ترنمول کانگریس اور اس کے لوک سبھا اراکین پارلیمنٹ کے باغی دھڑے کے درمیان جاری سیاسی و قانونی تنازع میں کافی اہم ہیں۔ باغی اراکینِ پارلیمنٹ پارٹی سے الگ ہو کر برسرِ اقتدار قومی جمہوری اتحاد (این ڈی اے) سے جڑ گئے ہیں۔ یہ پیش رفت ترنمول کانگریس کے لیڈر اور پارٹی کے جنرل سکریٹری ابھشیک بنرجی کی عرضی پر سپریم کورٹ میں سماعت کے ایک دن بعد سامنے آئی ہے۔ مسٹر بنرجی نے باغی اراکینِ پارلیمنٹ کے خلاف 18 جون کو دی گئی نااہلی کی عرضیوں پر لوک سبھا اسپیکر اوم برلا کی جانب سے ہو رہی تاخیر اور سستی کو چیلنج کیا تھا۔ لوک سبھا سکریٹریٹ کے نوٹس کے مطابق، اراکینِ پارلیمنٹ سے لوک سبھا رکن (دل بدل کی بنیاد پر نااہلی) ضابطہ،1985 کے ضابطہ 7(3) کے تحت اپنی بات رکھنے کے لیئے کہا گیا ہے۔ یہ نوٹس اسی ضابطہ کے ضابطہ چھ کے تحت شروع ہوئی کارروائی میں جاری کیے گئے ہیں۔ نوٹس میں کہا گیا ہے،"لوک سبھا اسپیکر کے غور وخوض کے لیے، اس خط کے ملنے کے سات دنوں کے اندر متعلقہ ضابطہ 7(3) کے تحت عرضی پر اپنی بات رکھیں۔" مسٹر بنرجی کی عرضیوں میں نامزد اراکینِ پارلیمنٹ کو یہ نوٹس جاری کیے گئے ہیں۔ ان میں ترنمول کے سینئر لیڈر سدیپ بندوپادھیائے اور کاکولی گھوش دستی دار کے ساتھ ساتھ سابق کرکٹر سے سیاست داں بنے یوسف پٹھان اور دیگر شامل ہیں۔ تنازع کا بنیادی نقطہ باغی اراکینِ پارلیمنٹ کا وہ دعویٰ ہے، جس میں انہوں نے کہا ہے کہ وہ تریپورہ کی نیشنلسٹ سٹیزنز پارٹی آف انڈیا (این سی پی آئی) سے جڑے ایک الگ پارلیمانی دھڑے میں قانونی طور پر

شامل ہو گئے ہیں اور این ڈی اے کے ساتھ آ گئے ہیں۔ وہیں، ترنمول کانگریس نے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ اس کا کہنا ہے کہ اراکینِ پارلیمنٹ نے رضا کارانہ طور پر پارٹی کی رکنیت چھوڑ دی ہے، اس لیے آئین کے دسویں شیڈول کے تحت وہ نااہل ٹھہرتے ہیں۔ دسواں شیڈول (دل بدل مخالف قانون) طے شدہ حالات میں قانون سازوں اور اراکینِ پارلیمنٹ کو نااہل ٹھہرانے کا احاطہ کرتا ہے۔ اس میں وہ صورت حال بھی شامل ہے، جب کوئی رکن اس سیاسی جماعت کی رکنیت رضا کارانہ طور پر چھوڑ دیتا ہے، جس کے ٹکٹ پر وہ انتخاب جیتا تھا۔ اس میں انضمام سے جڑے ضابطے بھی ہیں، جن کے تحت آئینی شرائط کو پورا کرنے پر انضمام کو نااہلی سے تحفظ ملتا ہے۔ اس لیے اسپیکر کے سامنے چل رہی اس کارروائی میں بنیادی سوال یہی رہے گا کہ باغی اراکینِ پارلیمنٹ کا یہ نیا اتحاد قانونی طور پر درست انضمام ہے یا ترنمول سے دل بدل۔ ذرائع کا کہنا ہے کہ نوٹس جاری کرنے کا مطلب یہ نہیں ہے کہ اراکینِ پارلیمنٹ کو دل بدل کرنے والا یا نااہل مان لیا گیا ہے۔ یہ ایک طریقہ کار ہے، جو عرضیوں پر فیصلہ کرنے سے پہلے اراکینِ پارلیمنٹ کو اسپیکر کے سامنے اپنا موقف رکھنے کا موقع دیتا ہے۔ یہ نئی پیش رفت اس لیے بے حد اہم ہے، کیونکہ دسویں شیڈول کے تحت نااہلی کے معاملات پر فیصلہ کرنے کی اسپیکر کی طاقت عدالتی جانچ کے دائرے میں آتی رہی ہے، خاص طور پر تب جب عرضیوں کو نمٹانے میں تاخیر کے الزامات لگتے ہیں۔ مسٹر بنرجی نے سپریم کورٹ کا رخ کرتے ہوئے الزام لگایا تھا کہ 20 اراکینِ پارلیمنٹ کے خلاف دی گئی نااہلی کی عرضیوں پر طے شدہ وقت میں کارروائی نہیں ہوئی ہے۔ عدالت کی مداخلت نے اس مسئلے اور عرضیوں کو نمٹانے میں اسپیکر کی آئینی وطریقہ کار کی ذمہ داری کی طرف توجہ مبذول کرائی ہے۔ ترنمول کانگریس کی راجیہ سبھا رکنِ پارلیمنٹ ساگریکا گھوش نے ان نوٹسوں کے جاری ہونے کا خیر مقدم کیا ہے۔ انہوں نے اسے ادارہ جاتی تاخیر کے بعد ایک اہم قدم بتایا ہے۔ محترمہ گھوش نے ایکس پر لکھا،"سپریم کورٹ کی مداخلت کے بعد بالآخر لوک سبھا اسپیکر نے 20 غداروں کو نوٹس جاری کر دیا۔ آئین کی کھلی خلاف ورزی کے لیے ان 20 غداروں کو نااہل قرار دیا جانا چاہیے۔" ترنمول کانگریس مسلسل یہ دلیل دے رہی ہے کہ باغی اراکینِ پارلیمنٹ کا یہ قدم اس پارٹی کو کھلم کھلا چھوڑنا ہے، جس کے انتخابی نشان پر انہوں نے انتخاب لڑا اور کامیابی حاصل کی۔ پارٹی کا کہنا ہے کہ کسی دوسری سیاسی تنظیم کے ساتھ جڑ جانے یا انضمام کا دعویٰ کر دینے سے ہی دل بدل مخالف ضابطے ختم نہیں ہو جاتے۔ دوسری طرف، باغی اراکینِ پارلیمنٹ کا کہنا ہے کہ ان کی سیاسی تبدیلی کی قانونی بنیاد ہے اور این سی پی آئی نیز این ڈی اے کے ساتھ ان کے لگاؤ کو دسویں شیڈول کے انضمام کے ضوابط کے تحت دیکھا جانا چاہیے۔ اس تنازع کا اثر لوک سبھا میں سیاسی توازن اور عددی طاقت پر بھی پڑے گا۔ اگر یہ 20 اراکینِ پارلیمنٹ نااہل قرار دیے جاتے ہیں تو ترنمول کی رکنیت کی تعداد اور ایوان کے طاقت کے توازن پر اثر پڑ سکتا ہے۔ واقعی نتائج تاہم اسپیکر کے حتمی فیصلے اور ممکنہ عدالتی کارروائی پر منحصر ہوں گے۔ فی الحال، اگلا قدم یہی ہے کہ 20 باغی اراکینِ پارلیمنٹ لوک سبھا سکریٹریٹ کی طرف سے دی گئی سات دنوں کی مہلت کے اندر اپنا جواب داخل کریں۔ نااہلی کی عرضیوں پر فیصلہ کرنے سے پہلے اسپیکر ان جوابات کا مطالعہ کریں گے۔ اس پوری کارروائی پر باریک بینی سے نظر رکھی جا رہی ہے، کیونکہ یہ نہ صرف 20 اراکینِ پارلیمنٹ کے مستقبل سے جڑی ہے، بلکہ دل بدل مخالف قانون کی تشریح، انضمام کے ضابطے کے دائرے اور دل بدل کے دعوؤں پر فیصلہ کرنے میں لوک سبھا اسپیکر کے آئینی کردار سے بھی جڑی ہے۔

پیغمبر محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زندگی ایمانداری، صداقت، رحم دلی کا دیتی ہے پیغام: وجیندر گپتا

نئی دہلی، 26 اگست (یواین آئی) دہلی قانون ساز اسمبلی کے اسپیکر وجیندر گپتا نے کہا ہے کہ پیغمبر

محمد ﷺ کی زندگی ایمانداری، صداقت، رحم دلی، صبر اور درگزر کرنے کا حوصلہ افزا پیغام دیتی ہے۔ مسٹر گپتا نے بدھ کے روز عید میلاد النبی کے موقع پر باڑا ہندو راؤ میں منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ طاقت کی اعلی ترین کسوٹی سزا دینے کی صلاحیت نہیں، بلکہ انتقام لینے کی صلاحیت ہونے کے باوجود درگزر کا راستہ منتخب کرنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر محمد ﷺ کی زندگی ایمانداری، صداقت، رحم دلی، صبر اور درگزر کرنے کا حوصلہ افزا پیغام دیتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر محمد ﷺ نے مشکل ترین حالات اور مظالم کا سامنا کرنے کے باوجود درگزر کرنے اور ضبط کا راستہ اپنایا۔ انہوں نے کہا کہ فتح مکہ کے وقت ان کے پاس انتقام لینے کی پوری طاقت اور صلاحیت تھی، لیکن انہوں نے انتقام کے بجائے درگزر کرنے راستہ اختیار کیا۔ اسمبلی اسپیکر نے کہا کہ یہی پیغام آج بھی معاشرے کو غصے اور اختلافات کے درمیان ضبط اور انسانیت کا راستہ اپنانے کی ترغیب دیتا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پیغمبر محمد ﷺ اپنی ایمانداری اور صداقت کے لیے مشہور تھے۔ ان کی تعلیمات معاشرے کو کمزور اور ضرورت مند لوگوں کے ساتھ کھڑے ہونے، بے کسوں کی مدد کرنے، خواتین اور بے سہارا لوگوں کی دیکھ بھال کرنے نیز بھوکوں کو کھانا کھلانے کی ذمہ داری کا احساس دلاتی ہیں۔

کسی ضرورت مند کی مدد کرنا اور دکھی شخص کے چہرے پر مسکراہٹ لانا بھی انسانی خدمت کا اہم کام ہے۔ اسمبلی اسپیکر نے کہا کہ عید میلاد النبی صرف پیغمبر محمد ﷺ کی زندگی کو یاد کرنے کا موقع نہیں، بلکہ محاسبہ کا بھی دن ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہمیں غور کرنا چاہیے کہ سچائی، صبر، رحم دلی اور کمزوروں کے ساتھ کھڑے ہونے جیسی قدریں ہماری روزمرہ کی زندگی میں کتنی نظر آتی ہیں۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ پیغمبر ﷺ کے تئیں احترام صرف تقاریب تک محدود نہ رہے، بلکہ ان کے آدرشوں کو عمل میں بھی لایا جائے۔ دہلی کی گنگا جمنی تہذیب کا ذکر کرتے ہوئے مسٹر گپتا نے کہا کہ دارالحکومت میں اذان اور نماز کے ساتھ مندروں کی گھنٹیاں بھی سنائی دیتی ہیں۔ لوگ عید پر ایک دوسرے کو مبارکباد دیتے ہیں اور مٹھائیاں بانٹتے ہیں، جبکہ دیوالی سمیت دیگر تہواروں پر بھی اسی طرح کی اپنائیت نظر آتی ہے۔

تحقیق میں عجلت پسندی سے بچنا چاہیے: پروفیسر اعجاز علی ارشد

وقت کا تقاضا ہے کہ اب ہم اطلاقی تحقیق کی جانب توجہ دیں۔ پروفیسر شہاب ظفر اعظمی

پٹنہ،26 اگست (یواین آئی) تحقیق ایک مشقت طلب، سنجیدہ اور علمی کام ہے اس میں عجلت پسندی کا کوئی گزر نہیں۔ کسی موضوع پر صبر و تحمل کے ساتھ، مستند حوالوں اور گہرے مطالعے کے بعد نئے نتائج تک پہنچنا محقق کی ذمے داری ہوتی ہے۔ اس عمل میں سخت محنت، صبر وضبط اور مستحکم ارادے ضروری ہوتے ہیں۔ ان خیالات کا اظہار شعبۂ اردو پٹنہ یونیورسٹی میں نئے ریسرچ اسکالرز کے لئے منعقدہ ایک تقریب میں خطاب کرتے ہوئے معروف ناقد و محقق پروفیسر اعجاز علی ارشد نے کیا۔ انہوں نے مزید کہا کہ تحقیق کی صورت حال پر توجہ کی ضرورت ہے، کاتا اور لے دوڑی کا عمل تحقیق میں نہیں چلتا۔ یہاں ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا پڑتا ہے۔ بیان اور زبان دونوں پر توجہ دینی پڑتی ہے کیوں کہ تحقیق میں متن اور زبان دونوں تنقید، تخلیق اور شاعری سے بالکل الگ ہوتی ہے۔ تقریب کے آغاز میں موضوع کا تعارف کراتے ہوئے شعبے کے استاد پروفیسر شہاب ظفر اعظمی نے کہا کہ محض ڈگری کے حصول کے لیے کی گئی تحقیق کا نام تحقیق نہیں ہے۔ تحقیق کے لیے دلچسپی اور لگن کا ہونا ضروری ہے۔ یہاں روز اول سے روز آخر تک سچائی ایمانداری اور حق گوئی کے ساتھ سفر کرنا ہوتا ہے۔ تحقیق محض سچ اور حق کی تلاش کا نام نہیں ہے بلکہ اس سچ تک پہنچنے کے لیے جو راستہ آپ نے چنا ہے اس پر سچائی اور حق کے ساتھ چلنے کا بھی نام ہے۔ انہوں نے اسکالرز سے گزارش کی کہ اب فرسودہ موضوعات مثلاً شخصیات اور اصناف کی تاریخ و روایت وغیرہ سے آگے بڑھ کے ایسے نئے موضوعات تلاش کریں جو عصری صورت حال کے مطابق اور زبان وادب کے تحفظ و بقا میں معاون ہو۔ اب بنیادی تحقیق کے بجائے اطلاقی تحقیق کی طرف متوجہ ہونے کی ضرورت ہے۔ ڈیجیٹل عہد، نئی قومی تعلیمی پالیسی اور اپنی ثقافت پر زور کے رجحان نے واضح کر دیا ہے کہ اب موضوعات کے انتخاب میں اس پر سوچنے کی ضرورت ہے کہ وہ موضوع ہمارے سماج، معاشرے، تاریخ اور تہذیب کے تحفظ وفروغ میں کتنا اہم کردار ادا کرے گا۔ صدر شعبہ پروفیسر سورج دیو سنگھ نے صدارتی خطبہ پیش کرتے ہوئے اسکالرز کو پابندی کے ساتھ کلاس کرنے، تحقیق کے طریقۂ کار کو سمجھنے اور تحقیقی وسائل کے درست استعمال سے واقفیت حاصل کرنے کی تلقین کی اور کہا کہ یہ کورس محض ایک ڈگری کا حصول نہیں ہے بلکہ اس کے ذریعہ آپ کو گہرے مطالعے، فکر اور نتائج اخذ کرنے کی صلاحیت پیدا کرنے کا بھی ذریعہ ہے۔ اب تحقیق کی راہیں مزید دشوار ہو گئی ہیں۔ مصنوعی ذہانت اور ڈیجیٹل دنیا نے سہولیات کے ساتھ قدم قدم پر امتحان کے سامان بھی پیدا کر دیے ہیں، محقق کو ان کا خیال رکھنا ہے اور راستے کی دشواریوں کا سامنا کرتے ہوئے سچ اور حق تک پہنچنا ہے۔ اس موقع پر شعبے کی اساتذہ ڈاکٹر مسرت جہاں اور ڈاکٹر افشاں بانو نے بھی اپنے خیالات کا اظہار کیا اور تحقیق اور اس کی مبادیات سے روشناس کراتے ہوئے اپنے تجربات سے اسکالرز کی رہنمائی کی۔ تقریب میں شعبے کے نئے اسکالرز کے ساتھ پرانے ریسرچ اسکالرز، طلبہ اور طالبات کی بھی کثیر تعداد موجود تھی، جن میں سے چند نے آخر میں سوالات بھی کیے اور اساتذہ کی جانب سے تشفی بخش جوابات سے مطمئن و مسرور نظر آئے۔ تقریب کی نظامت ڈاکٹر مسرت جہاں نے بحسن وخوبی انجام دی۔

نیپال میں سیلاب سے تباہی، 60 سے زائد ہائیڈرو پاور اہلکار لاپتہ؛ بہار سرحد پر بھی تشویش میں اضافہ

موتیہاری،26 اگست (یواین آئی) نیپال کے ضلع رسوا کے سیابروبیسی میں

بھوٹے کوشی ندی میں بدھ کے روز آنے والے اچانک اور تباہ کن سیلاب نے شدید تباہی مچا دی ہے۔ زیرِ تعمیر 20 میگاواٹ کے لانگ ٹانگ کھولا ہائیڈرو پاور پروجیکٹ میں کام کرنے والے انجینئروں سمیت 60 سے زائد اہلکار سیلاب کے بعد سے رابطے سے باہر ہیں۔ اس واقعے نے نیپال کے ساتھ ساتھ ہند۔نیپال سرحد سے متصل بہار کے اضلاع میں بھی تشویش بڑھا دی ہے۔ لانگ ٹانگ ہائیڈرو پاور پروجیکٹ کے مینیجنگ ڈائریکٹر اور نیپال کی خود مختار پاور پروڈیوسرز ایسوسی ایشن (آئی پی پی اے این) کے سکریٹری بیجے موہن بھنارائی نے حکومت سے لاپتہ ملازمین کی تلاش کے لیے فوری طور پر بڑے پیمانے پر سرچ اور ریسکیو آپریشن چلانے کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے ایک نیپالی اخبار کو بتایا کہ سیلاب آنے کے وقت 60 سے زائد ملازمین پروجیکٹ سرنگ کی کنکریٹ لائننگ کے کام میں مصروف تھے۔ سیلاب نے پروجیکٹ کے بنیادی ڈھانچے کو شدید نقصان پہنچایا ہے۔ بتایا گیا ہے کہ سرنگ ندی کے عام سطحِ آب سے تقریباً 10 میٹر اوپر واقع تھی۔ رسوا میں آنے والی اس آفت میں اب تک 17 افراد کی موت کی اطلاع ہے، جبکہ تن مورے، سیابروبیسی، میلنگ اور رسوا گڑھی میں تعینات 26 پولیس اہلکار بھی لاپتہ بتائے جا رہے ہیں۔ نیپالی فوج، نیپال پولیس اور مسلح پولیس فورس کے جوانوں کو متاثرہ علاقوں میں تعینات کر کے تلاش اور امدادی مہم تیز کر دی گئی ہے۔ امدادی اور بچاؤ کے کاموں میں طبی ٹیمیں، گاڑیاں اور خصوصی آلات لگائے گئے ہیں۔ ڈرون کی مدد سے متاثرہ علاقوں کا فضائی سروے کر کے پھنسے ہوئے لوگوں اور متاثرہ علاقوں کا پتہ لگایا جا رہا ہے۔ رسوا گڑھی کے کسٹم اور آس پاس کے احاطے میں ملبے تلے دبے لوگوں کی تلاش بھی جاری ہے۔ آفت سے نمٹنے کا امدادی سامان کنٹینرز کے ذریعے متاثرہ علاقوں تک بھیجا جا رہا ہے۔ حکام نے بھوٹے کوشی اور ترشولی ندی کے کنارے رہنے والے لوگوں کو ندی کے ساحلوں سے دور رہنے اور محفوظ مقامات پر منتقل ہو جانے کی تنبیہ کی ہے۔ اس دوران، نیپال میں آنے والی اس قدرتی آفت کے باعث پیدا ہونے والی صورتحال پر بہار میں بھی انتظامیہ الرٹ ہو گئی ہے۔ فی الحال نیپالی حکام کی جانب سے یہ واضح نہیں کیا جا سکا ہے کہ بھوٹے کوشی میں آنے والے اس خوفناک سیلاب کی وجہ شدید برفانی تودے کا گرنا، قدرتی بہاؤ میں اچانک اضافہ یا کسی ڈیم/آبی ڈھانچے کا ٹوٹنا ہے۔ نیپال سے آنے والی ندیوں کی سطحِ آب میں اچانک اضافے کے خدشے کے پیشِ نظر بہار کے سرحدی علاقوں میں بھی چوکسی بڑھا دی گئی ہے۔ مشرقی چمپارن ضلع انتظامیہ نے ممکنہ سیلابی صورتحال سے نمٹنے کے لیے متعلقہ شعبوں کو الرٹ موڈ میں رہنے اور تمام ضروری تیاریاں مکمل رکھنے کی ہدایت دی ہے۔ ضلع انتظامیہ کی جانب سے جاری کردہ معلومات کے مطابق، نیپال سے ہو کر بہنے والی ندیوں کی سطحِ آب میں اچانک اضافہ ہونے پر والمیکی نگر بیراج پر دباؤ بڑھ سکتا ہے۔ بیراج سے زیادہ مقدار میں پانی چھوڑے جانے کی صورت میں گنڈک ندی کی سطحِ آب میں بھی اچانک اضافہ ہو سکتا ہے۔ اسے مدنظر رکھتے ہوئے ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے گنڈک ندی سے منسلک ارے راج، سنگرام پور، کیسریا اور پہاڑ پور علاقوں کے لیے خصوصی الرٹ جاری کیا ہے۔ ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ نے ڈیزاسٹر مینجمنٹ برانچ موتی ہاری اور فلڈ ڈویژن کے حکام و مقامی افسران کے ساتھ میٹنگ کر کے ممکنہ سیلابی صورتحال کا جائزہ لیا۔ انہوں نے واضح ہدایت دی کہ گنڈک ندی کی سطحِ آب میں اچانک اضافے کی صورتحال سے نمٹنے کے لیے تمام ضروری تیاریاں پہلے سے مکمل رکھی جائیں۔

بہار میں سیلاب کا خدشہ: شاہ نے سمراٹ چودھری سے بات کر کے مدد کی یقین دہانی کرائی

نئی دہلی،26 اگست (یواین آئی) مرکزی وزیرِ داخلہ امت شاہ نے نیپال

میں موسلا دھار بارش اور گلیشیر پھٹنے سے بہار میں سیلاب کے خطرے کو دیکھتے ہوئے وزیرِ اعلیٰ سمراٹ چودھری سے فون پر بات کر کے مرکز کی طرف سے ہر ممکن مدد کی یقین دہانی کرائی ہے۔ حکام نے بدھ کے روز بتایا کہ مسٹر شاہ نے مسٹر چودھری سے فون پر بات کر کے ممکنہ بحران سے نمٹنے کے لیے ریاستی حکومت کو مرکز کی طرف سے ہر ممکن امداد کی یقین دہانی کرائی۔ وزیرِ داخلہ نے ریاستی حکومت کو بتایا کہ کسی بھی ہنگامی صورت حال سے نمٹنے کے لیے قومی ڈیزاسٹر ریسپانس فورس (این ڈی آر ایف) کو تیار کیا جا رہا ہے۔ قابلِ ذکر ہے کہ نیپال۔چین سرحد کے پاس لینڈ سلائیڈنگ اور بھیانک سیلاب کے واقعے میں کم از کم 384 سیاح اور مسافر لاپتہ بتائے گئے ہیں، جبکہ آٹھ افراد کی موت کی تصدیق ہوئی ہے۔ اس قدرتی آفت سے آس پاس بھاری تباہی ہوئی ہے۔ نیپال میں آئی اس آفت سے اس کی سرحد سے متصل ہندستان کی ریاست بہار میں بھی سیلاب کا خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔

ملک کو تقسیم کرنے والے بیانات دے رہے ہیں راہل گاندھی: شیکھاوت

جودھپور،26 اگست (یواین آئی) ثقافت وسیاحت کے مرکزی وزیر گجیندر سنگھ شیکھاوت نے کانگریس رہنما راہل گاندھی کے منوسمرتی سے متعلق بیان پر تنقید کرتے ہوئے الزام لگایا کہ وہ ملک کو تقسیم کرنے والے بیانات دے رہے ہیں۔ مسٹر شیکھاوت نے بدھ کو میڈیا سے گفتگو میں کہا کہ راہل گاندھی کے منوسمرتی سے متعلق بیان سے ظاہر ہوتا ہے کہ انہیں ہندوستان کی ہزاروں سال پرانی ثقافت، تہذیبی شعور، ویدوں، پرانوں اور اپنشدوں کے بارے میں کتنی معلومات ہیں۔ انہوں نے کہا کہ کسی تاریخی یا ثقافتی موضوع پر اس کے اصل پس منظر اور اُس دور کے حالات کو سمجھے بغیر تبصرہ کرنا یا سیاسی فائدے کے لیے اسے توڑ مروڑ کر پیش کرنا نامناسب اور قابلِ مذمت ہے۔ مرکزی وزیر نے الزام لگایا کہ گزشتہ تقریباً 200 برس میں ہندوستان کی تہذیبی شناخت اور ثقافتی اقدار کو کمزور کرنے کی کئی منظم کوششیں کی گئیں۔ ان کے مطابق آج بھی اسی ذہنیت کے تحت ملک کو تقسیم کرنے والے بیانات دیے جا رہے ہیں۔

کشمیر بھر میں عید میلاد النبی منائی گئی، ہزاروں عقیدت مندوں کا درگاہ حضرت بل میں ہجوم

سری نگر،26 اگست (یواین آئی) پیغمبر اسلام حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کا یوم ولادت، عید میلاد النبی بدھ کے روز پورے کشمیر میں مذہبی جوش وجذبے کے ساتھ منایا گیا، جس کے دوران ہزاروں عقیدت مندوں نے سری نگر میں واقع درگاہ حضرت بل میں حاضری دی۔ حکام نے بتایا کہ عقیدت مندوں نے اس درگاہ پر نماز ادا کی، جہاں پیغمبر اسلام کی مقدس تبرکات موجود ہیں۔ نماز کے بعد عقیدت مندوں کے لیے موئے مقدس کی زیارت بھی کروائی گئی۔ وزیر اعلیٰ عمر عبداللہ اور نیشنل کانفرنس کے صدر ڈاکٹر فاروق عبداللہ نے حضرت بل میں ظہر کی نماز ادا کی اور جموں وکشمیر میں امن، خوشحالی اور ترقی کے لیے دعا کی۔ جموں وکشمیر وقف بورڈ نے عقیدت مندوں کے بڑے اجتماع کے پیشِ نظر درگاہ پر خصوصی انتظامات کیے تھے۔ اس موقع کی مناسبت سے حضرت بل اور وادی بھر کی متعدد دیگر مساجد کو سجا کر چراغاں کیا گیا تھا۔ کشمیر بھر میں مختلف مقامات پر میلاد کے اجتماعات بھی منعقد کیے گئے، جہاں مذہبی علماء اور خطباء نے پیغمبر اسلام کی زندگی، تعلیمات اور ان کے پیغام کے ساتھ ساتھ انسانیت کے لیے ان کی خدمات پر روشنی ڈالی۔ حکام نے عید میلاد النبی کے پیشِ نظر پورے کشمیر میں سخت چوکس رویہ اپنایا اور سیکیورٹی کے انتظامات کو مضبوط کیا، جس میں خاص توجہ ان بڑی درگاہوں، مساجد اور دیگر مذہبی مقامات پر مرکوز کی گئی جہاں بھاری اجتماعات دیکھے گئے۔ حکام نے بتایا کہ حضرت بل درگاہ اور دیگر اہم مذہبی مقامات پر فول پروف سیکورٹی انتظامات کیے گئے تھے، جہاں عقیدت مندوں نے شب و روز کی نمازوں اور مذہبی اجتماعات میں شرکت کی۔

ذات پر مبنی مردم شماری پر سنتوش پانڈے نے راہل گاندھی سے پوچھا۔ ملک کو بتائیں راہل اور پرینکا کس ذات کے ہیں

رائے پور،26 اگست (یواین آئی) ذات پات پر مبنی مردم شماری کے معاملے پر کانگریس کے موقف پر بھارتیہ جنتا پارٹی (بی جے پی) کے رکن پارلیمنٹ سنتوش پانڈے نے بدھ کے روز لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی پر نشانہ لگاتے ہوئے ان کی ذات پر سوالات اٹھائے۔ اس کے ساتھ ہی انہوں نے چھتیس گڑھ میں آدیواسی کانگریس کی میٹنگ اور بی جے پی کی میر اتھن میٹنگوں پر بھی ردِ عمل ظاہر کیا۔ مسٹر پانڈے نے ذات پر مبنی مردم شماری پر وزیر اعظم نریندر مودی کو راہل گاندھی کی جانب سے خط لکھے جانے پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا،"پہلے راہل گاندھی بتائیں کہ وہ کس ذات سے ہیں؟ کیا راہل گاندھی پارسی ہیں؟ ملک کو بتانا چاہیے کہ آخر راہل اور پرینکا کس ذات کے ہیں؟" قابلِ ذکر ہے کہ کانگریس صدر ملیکا رجن کھرگے اور لوک سبھا میں اپوزیشن لیڈر راہل گاندھی نے وزیر اعظم نریندر مودی کو خط لکھ کر ذات پر مبنی مردم شماری کے عمل پر اپنا موقف پیش کیا ہے۔ کانگریس نے ذاتوں کی صحیح گنتی کو یقینی بنانے کا مطالبہ اٹھایا ہے۔ چھتیس گڑھ میں آدیواسی کانگریس کے اجلاس پر ردِ عمل دیتے ہوئے پانڈے نے کانگریس پر قبائلی برادری کے ساتھ ناانصافی کرنے کا الزام لگایا۔ انہوں نے کہا،"کانگریس پارٹی قبائلی برادری کا استحصال کرتی ہے۔ انہیں ذلیل کرنے اور جیل بھیجنے کا کام کرتی ہے۔ بھوپیش بگھیل کے دورِ اقتدار میں کیا صورتحال تھی، سب جانتے ہیں۔" رائے پور میں بدھ کے روز آدیواسی کانگریس کی ریاستی ایگزیکٹو اور ضلعی صدور کی میٹنگ ہوئی، جس میں قبائلیوں کے جل (پانی)، جنگل اور زمین سے جڑے حقوق اور آنے والے احتجاجی مظاہروں کی حکمتِ عملی پر غور وخوض کیا گیا۔

جامعہ میں مظاہرین طلبہ کو ہٹائے جانے پر این ایس یو آئی نے جتایا احتجاج، کنٹرولر امتحانات کے استعفے کا مطالبہ

نئی دہلی،26 اگست (یواین آئی) نیشنل اسٹوڈنٹس یونین آف انڈیا (این ایس یو آئی) نے جامعہ ملیہ اسلامیہ میں داخلہ کے عمل اور امتحانی نتائج پر سنٹرل کینٹین میں چل رہے پرامن غیر معینہ دھرنے سے مظاہرین طلبہ کو مبینہ طور پر زبردستی ہٹائے جانے پر سخت اعتراض جتایا ہے۔ این ایس یو آئی نے یونیورسٹی انتظامیہ پر طلبہ کے مطالبات کو نظر انداز کرنے اور جمہوری احتجاج کو دبانے کا الزام لگایا۔ تنظیم نے کہا کہ اس کے نمائندوں نے پروکٹیوریل ٹیم، ڈی ایس ڈبلیو اور کئی پروفیسروں کی موجودگی میں انتظامیہ سے بات چیت کی تھی، لیکن طلبہ کے مطالبات پر کوئی ٹھوس یقین دہانی یا تحریری وعدہ نہیں کیا گیا۔ تنظیم نے داخلہ اور امتحانی نتائج میں شفافیت کا مطالبہ کرتے ہوئے طلبہ کے مکمل اسکور کارڈ فوری طور پر جاری کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ ساتھ ہی، متاثرہ اور اہل طلبہ کو انصاف دینے، داخلہ کے عمل کا جائزہ لینے نیز بے ضابطگی پائے جانے پر مشکوک داخلے منسوخ کرنے کا مطالبہ کیا گیا ہے۔ تنظیم نے امتحانی اور داخلہ کے عمل میں مبینہ بے ضابطگیوں کی جواب دہی طے کرنے نیز کنٹرولر امتحانات کے استعفے کا مطالبہ بھی اٹھایا ہے۔ این ایس یو آئی کے جامعہ انچارج روی پانڈے نے کہا کہ طلبہ کے جائز مطالبات کا جواب طاقت کے استعمال سے نہیں، بلکہ بات چیت اور تحریری عہد کے ذریعے دیا جانا چاہیے۔ تنظیم نے کہا کہ وہ شفافیت، میرٹ اور انصاف کے لیے طلبہ کے ساتھ جمہوری طریقے سے جدوجہد جاری رکھے گی۔

تمام مذاہب کے صحیفوں، مذہبی رسومات اور عقائد کا احترام ضروری: مایاوتی

لکھنؤ،26 اگست (یواین آئی) بہوجن سماج پارٹی (بی ایس پی) کی صدر مایاوتی نے اتر پردیش

کے بدایوں ضلع میں بھارت رتن ڈاکٹر بھیم راؤ امبیڈکر کا مجسمہ نصب کیے جانے پر جاری تنازع پر حکومت اور انتظامیہ سے پرامن اور مناسب حل نکالنے کی اپیل کی ہے۔ محترمہ مایاوتی نے بدھ کو 'ایکس' پر کہا کہ ڈاکٹر امبیڈکر نے تمام ذاتوں اور مذاہب کے لوگوں کو مساوات اور مساوی حقوق دینے والا آئین دے کر ملک کو متحد اور مضبوط بنانے کی ضمانت یقینی بنائی۔ انہوں نے کہا کہ تمام مذاہب کے صحیفوں، مذہبی رسومات اور عقائد کا احترام ہونا چاہیے اور کسی کے مذہبی جذبات کو نظر انداز یا ان میں مداخلت نہیں کی جانی چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ خواتین کی عزت، احترام اور پردے وغیرہ سے جڑے معاملات کو بھی حساسیت کے ساتھ دیکھا جانا چاہیے۔ اسکولوں میں یونیفارم، پردہ، چادر اور حجاب جیسے معاملات کو طول دے کر عدالت میں تنازع کا قانونی مسئلہ بنانے کے بجائے مقامی سطح پر اسکول انتظامیہ اور حکومت وانتظامیہ کو باہمی سمجھ بوجھ سے حل نکالنا چاہیے، تاکہ کسی کو تنگ نظری کی سیاست کرنے کا موقع نہ ملے۔ بی ایس پی سربراہ نے کہا کہ ان کی پارٹی تمام معاشرے کے احترام اور لوگوں کی جان ومال اور مذہب کے تحفظ کی ضمانت والی امبیڈکروادی پارٹی ہے۔ انہوں نے کہا کہ مذہب، مذہبی صحیفوں اور مذہبی روایات یا عقائد سے جڑے حساس معاملات پر تمام لوگوں کو تبصرہ کرنے سے گریز کرنا چاہیے، جو ملک اور عوام کے مفاد میں ہوگا۔ محترمہ مایاوتی نے بدایوں میں ڈاکٹر امبیڈکر کا مجسمہ نصب کیے جانے کے تعلق سے پیدا ہوئے تنازع اور کشیدگی کا ذکر کرتے ہوئے کہا کہ حکومت اور انتظامیہ کو فوری طور پر اس کا پرامن اور مناسب حل نکالنا چاہیے۔

دیر رات کھانا کھانے کی عادت صحت پر منفی اثر ڈال سکتی ہے

جالون، 26 اگست (یواین آئی) روزمرہ کی مصروف کے دوران دیر رات کھانا کھانے یا بھوک لگنے پر اسنیکس اور میٹھا کھانے کی عادت صحت پر منفی اثر ڈال سکتی ہے گورنمنٹ میڈیکل کالج، اورئی کے پرنسپل ڈاکٹر اروند ترویدی نے بدھ کو یواین آئی کو بتایا کہ صحت مند طرز زندگی کے لیے صرف یہ دیکھنا کافی نہیں ہے کہ کوئی شخص کیا کھاتا ہے بلکہ یہ بھی اہم ہے کہ کھانا کب اور کتنی مقدار میں لیا جا رہا ہے۔ گزشتہ چند برسوں میں روزمرہ کے معمولات میں تبدیلی کے باعث دیر رات کھانے اور اسنیکنگ میں اضافہ ہوا ہے، جس کا اثر جسمانی صحت کے ساتھ ذہنی صحت پر بھی پڑ سکتا ہے۔ انہوں نے بتایا کہ جسم 24 گھنٹے کی بایولوجیکل گھڑی کے مطابق کام کرتا ہے، جسے سرکیڈین ردھم کہا جاتا ہے۔ یہ نیند اور بیداری کے علاوہ بھوک، ہارمونز، گلوکوز، میٹابولزم، انسولین اور توانائی سے متعلق کئی جسمانی عمل کو متاثر کرتی ہے۔ ڈاکٹر ترویدی کے مطابق دن کے وقت جسم کھانے اور گلوکوز کو سنبھالنے کے لیے نسبتاً زیادہ تیار رہتا ہے، جبکہ رات میں انسولین کی حساسیت اور میٹابولک ردِ عمل میں تبدیلی آتی ہے۔ ایسے میں سونے کے بالکل قریب کھانا کھانے سے جسم کو کھانا ہضم کرنے اور گلوکوز کو کنٹرول کرنے کے لیے مناسب وقت نہیں مل پاتا۔ خاص طور پر دیر رات زیادہ کیلوریز یا زیادہ چکنائی والا کھانا گلوکوز اور انسولین کے ردِ عمل کو متاثر کر سکتا ہے۔ کھانا کھانے کے فوراً بعد سو جانے سے تیزابیت، معدے میں بھاری پن، پیٹ پھولنے اور ہاضمے سے متعلق مسائل بڑھ سکتے ہیں۔ اس سے نیند کا معیار بھی متاثر ہو سکتا ہے۔ زیادہ دیر سے کھانا کھانے پر شخص معمول سے زیادہ مقدار میں کھانا کھا سکتا ہے۔ اس سے مجموعی کیلوریز کی مقدار بڑھنے کا امکان رہتا ہے۔ اس لیے رات کے کھانے میں صرف غذائی اشیا کا معیار ہی نہیں، بلکہ کھانے کا وقت، مقدار اور سونے کا وقت بھی اہم ہے۔ ڈاکٹر ترویدی نے کہا کہ دن بھر کی مصروفیت کے بعد دیر رات میٹھا، نمکین یا کرکرے کھانے کی اشیا کھانے کی عادت کو معمولی نہیں سمجھنا چاہیے۔ دیر رات تک جاگنا، مسلسل بڑھتا اسکرین ٹائم، تناؤ اور بے قاعدہ کھانا طویل مدت میں طرز زندگی سے متعلق مسائل کا خطرہ بڑھا سکتے ہیں۔ انہوں نے بتایا کہ تناؤ اور بھوک کے درمیان ہارمونی تعلق بھی ہوتا ہے۔ طویل عرصے تک تناؤ رہنے پر جسم میں کورٹیسول کی سطح متاثر ہو سکتی ہے۔ اس سے میٹھے اور زیادہ چکنائی والی غذاؤں کی خواہش بڑھ سکتی ہے اور کھانے کے بعد پیٹ بھرنے کے اشارے بھی متاثر ہو سکتے ہیں۔ بھوک بڑھانے والے ہارمون گھریلن میں تبدیلی بھی زیادہ کھانے کے رجحان سے جڑی ہو سکتی ہے۔ بے قاعدہ کھانے اور مسلسل دیر رات کھانا کھانے کی عادت سے زیادہ وزن اور پیٹ کے آس پاس چربی بڑھنے کا خطرہ بڑھ سکتا ہے۔ یہ انسولین مزاحمت اور دیگر قلبی و میٹابولک خطرے کے عوامل سے بھی جڑا ہو سکتا ہے۔ تاہم، ڈاکٹر ترویدی نے واضح کیا کہ صرف دیر رات کھانا ہی موٹاپے یا ذیابیطس کی واحد وجہ نہیں ہے۔ مجموعی کیلوریز کی مقدار، غذا کا معیار، نیند، تناؤ، جینیاتی عوامل اور مکمل طرز زندگی بھی صحت پر اہم اثر ڈالتے ہیں۔ اس لیے متوازن غذا کے ساتھ باقاعدہ معمول اور مناسب نیند پر توجہ دینا ضروری ہے۔ انہوں نے لوگوں سے اپیل کی کہ کھانے کے معاملے میں وقت اور مقدار دونوں کے حوالے سے محتاط رہیں۔ باقاعدگی سے غذائیت سے بھرپور کھانا کھائیں، غیر ضروری دیر رات اسنیکنگ سے بچیں اور کھانے اور سونے کے درمیان مناسب وقفہ رکھنے کی عادت بنائیں۔ صحت مند طرز زندگی اپنا کر طرز زندگی سے متعلق کئی مسائل کے خطرے کو کم کیا جا سکتا ہے۔